

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

اکسیر حیات



بخار حیات

سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران

الشيخ العلامة
عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوهاب

أستاذ الفقه والحديث في دار الحديث بدمشق

أكبر

مجلد

الطبعة الأولى: ١٤٢٠ هـ

دار الحديث بدمشق

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على سيدنا محمد
 وآله الطيبين الطاهرين
 أجمعين
 أما بعد
 فقد بلغنا من فضل الله تعالى
 ما لا يحصى ولا يعد
 ومن نعمه علينا ما لا
 يحيط به ولا يدرى
 ما هو
 والله تعالى أعلم
 بالصواب
 والحمد لله رب العالمين

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہ ہوتا تو محاسن منزلیں بیکار ہوئیں اور ان میں کوئی تاثیر نہ ہوتی۔ آتش علی گرا جائے
اور ستارے نہ ہونے لڑات بالکل تاریک جتنی اس میں ہرگز نیالیٹ نہ رہیں
نہ ہوتی۔ مگر نوران میں بھی آفتاب ہی سے ہے اگر سوال کیا جائے کہ آفتاب
گرم اور آفتاب سرد ہے اسکا انعکاس اور فیض کس طرح درست آیا ہے جواب
جو چیز کسی واسطے سے ظاہر ہوتی ہے وہ صورت عینی ہی قبول کرتی ہے۔
بے عین معین اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسکی مثال مثل عکس چراغ ہے کہ پانی میں
پڑتا ہے اور پانی گرم نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں جب قدر رطوبت پیدا ہوتی ہے آفتاب
خشک کر دیتا ہے اگر آفتاب نہ ہوتا تو غلبہ رطوبت کرہ زمین کو بوسیدہ کر دیتا۔
اگر چاند نہ ہوتا تو بالکل خشکی ہو جاتی۔ چونکہ بالکل خشک ہونا بھی اچھا نہ تھا اسلئے
جب بہت خشک ہونے کو ہوتا ہے تو چاند اپنے اندازہ مائیت کے قدر
اس میں بھرا استعداد رطوبت بکھاتا ہے۔ غرض کہ آفتاب و ماہتاب دونوں کو زمین
میں ایک چیز ہیں کہ بغیر ان کے سب حکمت بیکار ہے۔ اگر آفتاب نہ ہوتا
نہ ہوتے تو تمام حکمت و ہریم برہم ہوتی جیسا کہ برز قیامت آفتاب اور چاند کو
اپنے اپنے کام سے بیکار ہو جاویں گے اور صفحہ آسمان کھلی السجھل الکتب
پہٹ جائیں گے۔ الحاصل جو کچھ وہاں ہے وہی یہاں ہے یہ ایک لطیف
نکتہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔ یعنی جیسے چاند سورج کے بغیر
کرہ خاک بے نور و بے رونق ہے اور کل کام اسکے دہم برہم ہیں ایسے ہی ہم
انسان میں بھی چاند اور سورج ہیں۔ اگر یہ نہیں تو اس کے سب کام درجہ برہم
ہیں۔ حرارت کی ضرورت ہو تو کہاں ہے آگے اور رطوبت کی خواہش ہو تو کہاں
سے پیدا ہو۔ انسان بھوم راست مثل آفتاب ہے اور وہ چپ شانہ نباتات
اگر یہ نہیں ہے تو اسکا حکم مثل قیامت کے ہے۔ بموجب حدیث شریف
کے من مات فقد قات قیامت جو مر گیا اسکے لئے قیامت
قائم ہو گئی اسکی اور ہیبت مائیتیں ہیں جو اسکا وکال سے معلوم ہو سکتی ہیں
اس جگہ ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کبیر میں ماہتاب کو نور بذاتہ نہیں ہے

آفتاب اسکو جب قدر نور دیتا ہے اسی قدر پاتا ہے اور انسان میں دونوں دم
 برابر ہیں۔ حجاب شبانہ روز آفتاب کی سیر عرش کی حرکت سے ہے بلکہ
 اسکی سیر برج میں ایک وکی ہے اور آفتاب کی سیر مٹھائیں منزلوں میں
 ایک ماور کے زمر سے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے **هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ**
ضِيَاءً وَادَّخَلَ اللَّيْلُ لُجًّا مَبْثُورًا تَلَوْنَهَا لِلْعَالَمِينَ أَعْلَادًا لِلنَّاسِ وَالْحِسَابِ مَا خَلَقَ
اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 اور جو وقت سانس پاتا ہے تو نین نسم پر ہوتا ہے۔ دوم اول کہ دائیں طرف سے
 آتا ہے آفتاب کی تاثیر دیتا ہے۔ اس سے جسد فرار پکھتا ہے اسکو مورا کہتے ہیں
 اور قسم ثالث کہ کمر میں پہنچتا ہے اور کرہ کمر سے پس پشت تابنا جلقوم کہ کل ۲۸
 کمرے ہیں بناسبت منازل قمر اس راہ سے گذر کر بائیں طرف سے باہر آتا ہے
 اسکو قمر کہتے ہیں وہ تاثیر سرد دیتا ہے۔ دوم برسم آفتاب نیچے کو جانا ہے جو حکمت
 اس جگہ ہے وہی اس جگہ ہے۔ مگر اس جگہ یہ سوال ہے کہ عالم کبیر میں آفتاب
 کی سیر دن کو آفتاب کی سیرات کو مونی ہے۔ اور انسان میں دونوں دم عین
 بساعت بنبر و اکبھی دونوں برابر چلتے ہیں کبھی اپنے وقت معینہ سے بدل ہی جاتے
 ہیں۔ یعنی یہ اختیار ہی امر ہے کہ اگر دایاں نھننا چلتا ہے او کسی غرض سے اسکو
 روکنا منظور ہے تو دائیں کر دت دبانے سے فوراً دایاں چلنے لگتا ہے اس طرح
 بائیں سے دایاں ہو جاتا ہے پہلایا جواب عالم عادی محض طبعی ہے مزاج کے
 ساتھ بدلتا جاتا ہے اسکو اپنے مزاج کے ساتھ احتیاج ہے اور قیام بخود نہیں
 ہے اور عالم سفلی عناصر ہے اور ترکیب انسان عناصر اور طبائع سے ہے اگر
 حکم مزاج میں تو وجود عناصر صوغہ ہو اس جگہ ایک ذہن ہی ذات اعتدال سے
 تفاوت کرے تو ساری حکمت باطل ہو جائے حق سبحانہ لغائے شانہ نے اپنی
 دست قدرت سے طبائع اور عناصر میں اعتدال رکھ ہے جس سے ایک اکو مافیت
 بساعت بدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اگر ایک دوسرے پر غالب ہو جائے تو حکمت
 فوت ہو جائے اور تہ مناسبت حکمت اس پر ہے کہ یہ آکھوں چیزیں جمع ہوں اور
 کسرا تک رہو کہ کیفیت اعتدال نہ ہو دوسرا جواب یہ چھوٹا کہ ہے اس

سب سے پہلے چاہتا ہے۔ مگر اس ماہیت کو کامل اشخاص معلوم کر سکتے ہیں۔ دونوں
ہاتھیں مثل زحل اور شترجی ہیں جو باہم اشتراک رکھتے ہیں اور دونوں گمش
مثل برج اور زہر کے ہیں۔ یہ بھی آپس میں متفق ہیں۔ اور وہن مثل عطارد ہے۔
اور بیداری مثل روز کے اور خراب مثل شب کے ہے۔ خوشی مثل بہار ختم مثل
خزاں۔ حرارت مثل گرمی۔ برودت مثل سردی۔ رطوبت مثل برسات گرہ
مثل یتیم۔ خندہ مثل برف۔ وہم مثل بادشاہ۔ عقل مثل رسول۔ عقل معاش مثل
دبیر۔ فکر مثل کتاب۔ جمال مثل لوح کے ہے پس عالم کبیر ایک نفس ہے اور
مثل کل اس کی روح ہے۔ یتیم عالم صغیر میں ہے اور نہ داخل میں ہے نہ خارج
ایسی ہی حضرت جل جلالہ نہ عالم کبیر میں ہے اور نہ داخل میں اور نہ خارج میں اس کی
شناخت اپنی شناخت پر موقوف ہے جیسا کہ وارد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ
عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جس نے اپنے کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

دوسرا باب

عالم کی تاثیرات کی معرفت میں

جاننا چاہیے کہ آفتاب اور ماہتاب جیسے کہ عالم کبیر میں ہیں سبھی خاص عالم صغیر
میں ہی مشر ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر میں آفتاب و ماہتاب سورج و مہنی ہیں
آفتاب جانب راست آفتاب جانب چپ۔ اور سانس کبھی جانب راست اور
کبھی جانب چپ سے چلنا ہے نوبت نوبت اس واسطے دو چند جمع نہیں ہوتے
دوسرے دواغلی جہت سے باہر نہیں جاتے مگر حالت خوف اور وقت جراح یا
بلندی پر چڑھنے یا وزش کرنے یا بھاری بوجھ اٹھانے یا کھانے میں تصدق
اس کلام کی یہ ہے کہ جانب راست آفتاب اور جانب چپ ماہتاب اگر کسی کو
قالب ہو اور وہ سورج و مہنی راست کو روئی سے بند کر دے اور ایک شبانہ
بند کر کے کہ سانس اس میں سے بالکل نہ نکلے تو حرارت داخل ہو جائے گی اور
ایسے ہی اگر کسی کو رطوبت زیادہ ہو اور وہ بائیں نچے کو بہ طور روئی سے بند
کر دے تو رطوبت جانی رہے گی۔

ایضاً اگر کوئی چاہے کہ کسی مجلس میں عمل مذکور کرے نومربعہ کر سخت کیے پر پہلو دیکر بیٹھے اور کف دست زمین پر جا کر انگلیوں کو پھیلا دے مگر سطح کو بائیں اُن کے کیسے جدا رہے۔ پس اگر دایاں سانس چلانا ہو جانب چپ رکھا اور اگر بایاں چلانا ہو جانب راست رکھے الغرض جس طرف سے دایاں گائے کے مخالف نٹھنے سے دم جاری ہو جائے گا۔ اس ترکیب میں روئی سے بند کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ایسے ہی اگر دائیں کروٹ سوویگا بائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا اگر بائیں کروٹ سوویگا دائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا۔ فائدہ اور جو شخص یہ عادت کرے کہ دن کو بایاں نٹھنا اور رات کو دایاں نٹھنا جاری رکھے وہ کبھی بیمار نہ ہو سستی درد استخوان درد سر درد دندان حذر رطوبت بردوت ہیوست سحر و زہر مار کر خود وغیرہ سب محفوظ رہے گا۔ اگر جوانی میں کرلیگا ضعیف نہ ہوگا بال سفید نہ ہونگے اور اگر پیری میں کرلیگا تو کیا عجیب ہے کہ پھر بال سیاہ ہو جائیں۔

ایضاً اگر کوئی سفر کو جلسے قوام کو چاہیے کہ اپنی سانس کو دیکھے کہ کونسا دم جاری ہے پھر جس طرف کا دم جاری ہو اسی طرف کا قدم پہلے رکھے خدا چاہے بخیریت تمام اپنے گھر کو واپس آئے۔

ایضاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ یا امیر یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان مذکورین کے نام کے حروف شمار کرے اگر طاق ہو تو دم راست چاہیے مگر قدم اُس میں آگے رکھے اور اگر جفت ہو تو دم چپ چاہیے کہ اس طرح دبانگ پہونچنے پس جب منزل مقصود پر پہونچے تو خیال کرے اگر دم راست جاری ہے تو خود کلام میں سبقت کرے اور اگر دم چپ جاری ہے تو خاموش ہو جائے خود پہلے بات نہ کرے۔

ایضاً اگر دولشکر مقابل ہوں رسوئی سالار لشکر ملاحظہ کرے اگر اس کا دم راست جاری ہو تو پیشدستی کرے اگر دم چپ جاری ہو تو دشمن کو حملہ کرنے دے۔ اس کو فتح اور شکست ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی شخص گھوڑا یا مٹی بیل وغیرہ جانور خریدنا چاہیے تو اس کو لازم ہے

کہ جب دایں نچنے سے دم جاری ہوا سو فٹ خریدے اور دم چپ میں تو فٹ کے
ایضاً۔ اگر کوئی شخص نچ کرے یا بنا کپڑا پہنے تو وقت دم چپ کرے اور جماعت
سلام کھانا دایں سانس چلتے میں کرے۔

ایضاً۔ اگر طوکارٹکی کا کان مچھانا ہو یا کتب میں جٹھانا ہو۔ یا علمت شروع کریں یا بلغ لگا دیں یا زراعت کریں تو چاہیے کہ بائیں طرف کے دم چلتے وقت یہ کام کریں۔

الضیاء اگر علاج شروع کریں یا گرم شدہ کی تلاش کرنا جھانست نبھانا داغ دینا گھونٹنا
نفل لگانا یہ سب کام دہیں سڑ میں کرنے چاہئیں۔ (داغ بھوکا ہل ہند سنس کو سڑ
کہتے ہیں۔

ایضاً ہر صبح سوتے اور بخیر سانس کو دیکھے جب طرف کا سانس چلے ہو اس طرف کا
 قدم پہلے زمین پر رکھے جبکہ خدا وہ شب در روز بفرار خفت گزارے اگر تین قدم پہلے
 اس طرف کا پاؤں اٹھا کر رکھے تو خیر رہے۔ اگر صبح کو دونوں دم برابر جاری
 ہوں تو دونوں قدم برابر رکھنا مفید ہے۔ مگر اس دم شوریدہ میں اس دم کو کئی
 کام نہ کرے عبادت الہی میں گزار دے۔

حکمر کا قول ہے کہ تقیم ایام بھی نگاہ رکھے۔ یعنی ہر جمعہ دو درخشندہ ہائیں
تھننے سے دم جاری رکھنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں دن قمر سے متعلق ہیں اور
بروز و شبہ کی شبہ و درخشندہ ہائیں تھننے سے دم جاری رکھنا چاہئے
کہ شمس سے متعلق ہیں۔ اور چار شبہ کو دونوں برابر جاری رکھنے چاہئیں۔

ایضاً اگر کسی پر دعویٰ کرنا یا دشمن کی مجلس میں جانا ہو تو دائیں سر پہلے میں جاکر
بلکہ بائیں طرف اس کے کھڑا ہونا بھیٹے جاوے۔

ایضاً اگر کسی شخص کو ایک شبانہ روز پر معلوم نہ ہو کہ کونسا دم جاری ہے تو یہ مردہ پروردگار عالم کی طرف سے بھیجے اس گھریں اگر حاملہ عورت ہے تو اسکا فرزند نیک سجت ہوگا۔ یا جو فرزند کہ موجود ہیں ان میں ایک بزرگ ہوگا۔ ایضاً اگر بائیں نتھنے سے چار ساعت دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ قیہ سے کچھ فتوح ہو۔ اگر آٹھ ساعت اس طرف سے دم جاری رہے تو یقین ہے

کہ ساعت نے گرچہ وہ ساعت چنے تو خوش ہوں اگر ایک شبانہ روز برابر رہے۔
 ایضاً اگر وہ نہیں عزت سے چار ساعت دم جاری ہے تو امید ہے کہ غیب سے
 کچھ پاوے اور اگر دو ساعت چنے تو دشمنوں سے کجش ہو اگر آٹھ ساعت
 جاری رہے تو اپنے عزیزوں میں سے کسی کی خبر بہتسنے اگر دس ساعت چلے
 تو دلیل بیماری کی ہے جو بارہ ساعت چنے معلوم کریں کہ کوئی دشمن پیدا ہو
 کہ نقصان پہنچا دیگا۔ اگر ایک شبانہ روز برابر جاری رہے تو معلوم کرے کہ موت
 نزدیک ہے۔

ایضاً۔ اگر جانب مشرق و شمال جانا ہو تو دم راست میں جاوے کہ جانب
 غروب و جنوب جانا ہو تو دم چپ میں جانا بہتر ہے۔
 فائدہ اگر کوئی سوال کرے کہ لشکر دشمن نے قلعہ کا محاصرہ کیا ہے کیا کیا جاوے
 تو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے اگر دم راست جاری ہے تو حکم دے کہ کلکر
 جنگ کر دے فتح ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی سائل کسی سے سوال کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اسوقت عامل
 اپنے دم کو دیکھے۔ اگر اس نے سوال جانب دم جاری کیا ہے تو حکم دے کہ
 جلد کام ہو گا اگر جانب بند آکر سوال کیا ہے تو کہہ دے ابھی وقت ہے۔
 ایضاً اگر سائل دم جاری کی طرف سے آکر ملین یا بھوج کے واسطے دریافت
 کرے تو حکم دے کہ علت رفع ہوگی اور دم راست میں پیش و پس آکر پوچھنا
 بھی نیک ہے۔

اگر سلامتی غائب کا سوال ہو اور جانب دم جاری آکر سائل ہوا ہو تو امید
 سلامتی کی ہے اگر جانب دم بند آکر سوال کرے تو سمجھ لے خیر نہیں ہے اگر
 جانب دم بستہ آکر جانب دم جاری پہنچ کر سوال کرے تو امید سلامتی کی ہے
 اگر دم جاری کی طرف سے آکر جانب دم بند سوال کرے تو خیر نہیں۔ اگر مار
 گزیدہ اور زہر خردہ کا سوال جانب دم جاری ہو تو جلد اچھا ہو برعکس اس
 کے برآ ہے۔

ایضاً اگر سوال کا جواب دیکھ کر دیکھ جائے گی یا پس از بربوب دم . وہ پوچھے دیکھ کر جانب دم میں آکر سوال کرے تو میری یہ بات ہو۔

وہ سر اقاعدہ یہ ہے کہ اگر بانی یا جس طرف کھڑا ہو کر سوال کرے وہاں دم رہت جاری ہو تو حاملہ سپر جسے گی دیکھ کر اس کے برعکس۔

ایضاً۔ اگر سائل پوچھے کہ خبر آمدہ شکر دشمن ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ پس اگر سائل نے جانب دم رہت کر پوچھا ہے تو سچ ہے اگر جانب دم چپ کر سوال کیا ہے تو جھوٹ ہے۔

ایضاً اگر سوال دو آدمیوں یا دو بادشاہوں کے باہمی جنگ ہو کہ کس کو فتح ہوگی تو خیال کرے کہ اگر دم جاری کی طرف جاکر جبکہ اس نے پہلے نام یا ہے اسکو فتح ہوگی اور دم بستہ کی طرف جبکہ نام پہلے یا ہے اسکو ہزیمت ہوگی۔

ایضاً جس کسی کا ایک شبانہ روز دم رہت جاری رہے تو نتیجہ اسکا بد ہوتا ہے اگر پانچ شبانہ روز جاری رہے تو دلیل ہے کہ تین سال عمر سے بانی ہے اگر دس شبانہ روز برابر اک دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ ایک سال اسکی عمر سے اور باقی ہے۔ اگر پچیس شبانہ روز برابر ایک سانس جاری رہے تو دو ماہ باقی ہیں۔ اور اگر ستائیس شبانہ روز ایک دم چلے تو پچارہ دن اگر اٹھائیس شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو گیارہ دن تیس شبانہ روز سے دو دن۔ تیس شبانہ روز سے کل ایک دن کی عمر باقی سمجھنی چاہیے۔ اگر ۳۲ شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو معلوم کریں کہ اسی روز انتقال ہوگا۔

ایضاً اگر سائل کسی مہم کے سر ہونے کا سوال کرے اسوقت عامل کا دم اگر اندر جاتا ہو تو کھدے کے فتح ہوگی اگر باہر آتا ہو تو دیر میں کام ہوگا۔

ایضاً۔ اگر دین طرف کے دم چلنے وقت کوئی جملع کرے تو اسکی عورت کے لئے حل رہے اور جو بانی طرف کے سانس کے چلنے وقت جملع کرے تو اسکی کا حل رہے اور لڑکی پیدا ہو۔

ایضاً۔ اگر مرد و عورت دو نعل باہم دوستی چاہیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ عورت و مرد دونوں لب لباب ہوں دونوں ناک کے نیچے ایک دوسرے کے

مقابل ہوں۔ عورت اکیس بار مرد کے دائیں ہاتھ کے سانس اپنے دم چپکے اندر کھینچے اور مرد دم راست سے نفس چپ اسکا اکیس بار کھینچے اس عمل سے دو دنوں ایک دوسرے کے والہ و شفیقہ ہوں۔

ایضاً اگر واسطے حاجت روائی اور دعوت عمل کے کوئی عمل شروع کرے تو بروز پنجشنبہ عروج ماہ وقت فجر میں آغاز کرے جلد کام انجام ہو۔
ایضاً واسطے قبر دشمن کے بروز شنبہ یا سہ شنبہ وقت برآمدن آفتاب تک خرچہ انداز میں عمل شروع کرے۔

ایضاً دم چپ جاری کے وقت صحبت کرنے سے مروت بڑھتی ہے اس میں دو یا تین بار جماع کرنا نہایت ہی مضر ہے۔ البتہ دم آفتاب میں اخراج سنی سفایقہ نہیں۔

ایضاً اگر دم راست جاری ہو تو جنگ کی وقت جانب غرب اور جنوب پشت رکھے اور اگر بایاں سانس جاری ہو تو شرق و شمال کی جانب پشت رکھے انشاء اللہ اس کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر دونوں ہی بیا کریں تو دونوں کو نفع ہو۔
ایضاً اگر دونوں تھنوں سے سانس جاری ہو تو سکوبل ہند سکھن کہتے ہیں اس میں سوائے عبادت حق کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

ایضاً دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب دونوں سانس بہا رہا جاری ہوں سانس کو تھوڑی دیر اندر کھینچ کر پھر چھوڑ دے اور غور کرے اگر دم آفتاب غالب ہی تو بہتر اگر دم ماہ غالب ہے تو نیک ہے۔

ایضاً کھانا کھانے میں دایاں سانس جاری رکھنا چاہیے بلکہ پہلو سے چپ پر تکیہ دیکر بیٹھے کہ کھانا نام ہو جس صورت میں غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور بعد کھانا کھانے کے پانچ ساعت کے بعد پانی نہ پیئے بعد اس کے تھوڑا تھوڑا نوش کرے تجویز ہے اسکا نفع ظاہر ہوگا۔

ایضاً واسطے اسقاطِ حمل کے جانب دم بستہ کر سوال کرے تو حمل برقرار رہے اور جانب جاری میں ساکت ہو جائے۔

ایضاً نشاط کے وقت جتنا سانس کو روکے اتنا ہی لطیف ہوا دے۔

چونکہ یہی بہت سوریس اس حکمت حکم
 شد و مضبوط نہ انت زخودن گرچہ درانی
 شد و انداست دم زابل بعدت باجی مانی
 ایضاً اگر کسی کے ذہل یا ورہ یا سوزش ہو تو اسکو چاہیے کہ اسے لصلح نہار نہ اپنے
 نہ کہ غاب اس پر رحمے ایسے ہی نہ کے مسوں کے لیے ناک کا پانی لگا تا مفید ہے
 وکان کاہل نہار نہ متحرک میں مگر آئندہ میں لگا تا نام اچھ کی بیماریوں کو مفید ہے
 ایضاً غلبہ رعبت کے دفعہ کے لیے کان کی رونق ناک میں رکھکڑی کی بودلغ
 میں چو سچائیں ناک حرارت پیدا ہو۔ اگر بچہ ہو تو اس کے گلے میں ڈالے۔

فائدہ آدمی کو جو ترشی غرر کرنی ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی زندگی
 چونکہ اکل و شرب کی وجہ سے نبات کی ماہیت رکھتی ہے جس سے کہ انسان نوپانا
 ہے۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے کہ درخت کی جڑ میں چند روز ترش پانی دیا جائے تو
 وہ جاگ اٹھتا ہے اور اس میں قوت نمود نہیں رہتی۔

ایضاً واضح ہو کہ یہ چند الفاظ با یکدیگر برابر واقع ہوئے ہیں۔ کیمیا، ہیمیا، پیمیا
 کیمیا سے مراد تیز دینا ہے مثل ابیت معدنیات یعنی گوگرد، نسل گس، سرخ۔
 آتش۔ اور جو حقیقت پارہ اور مس پر واقف ہو اور ایک دوسرے کے مزاج میں
 موافقت کر سکے۔ خواہ نباتات کا جز شامل کر کے۔ وزن آتش حسب استعداد مزاج
 کم و بیش کر کے ان چیزوں کو قائم النار کرنے سے اسکو شمس و قمر حاصل ہو جاتے ہیں۔
 یعنی چاندی سونے کا بنانا، کیمیا، ابیت اور خواص اور اوزان معدنیات اور
 وزن آتش اُستاد سے نہیں پہونچتا اور اس کے روبرو چند مرتبہ اپنے اٹھ سے نہیں
 کر لیتا نفع نہیں اٹھاتا۔

ہیمیا سے مراد اپنے کو غائب کرنا، منجمد و عوت اسماء۔ ابین اسم یا جلیل الکبر
 سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس درویش نے جہاں تہہ میں اسکا ذکر کیا ہے اور
 بعض افسوں اے ہندی اور بعض تراکیب سے جو درختوں اور جانوروں سے
 مرکب کر کے بوقت تغیر بنستہ بناتے ہیں اور بعض ترکیبیں آگ پر بناتے ہیں۔
 حاصل ہوتا ہے۔

یہ کیمیا وہ علم ہے کہ جسکو حاصل ہو جانا ہے وہ قالب کو چھوڑ کر اپنی روح کو کسی قدر

بشری اور دھوکے اپنے سھلے سے نہ اٹھے اور اپنے میں یہ شخص رکھے جو شعور پیدا ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے اور کیا کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اور کہاں جاتا ہے اور آنا اس کا آیا سعد سے ہے یا خس سے دونوں وجہوں کو متدانی رہے اور دم کو سودا کو قلب میں جا کر خوب فکر کرے اور خیال کو دل کے دونوں پردوں میں مغموم کرے جو کچھ بے نشان سے آواز آئے اس کو نشان میں پادے اور اس کو بھیراو سے خاصیت دے بروج کو دریافت کرے جیسا کہ وہاں سعد و خس ہے یہاں صفات حمیدہ و ذمیدہ ہیں اور ان کے دور استے ہیں۔ ایک جانب جلال غفلت۔ دوسرا جانب جمال کبریا۔ جو دوسرہ جانب جلال غفلت سے آتا ہے اس کو دوسرہ شیطانی سے منسوب کرتے ہیں اور جو جانب جمال کبریا ہی سے آتا ہے اس کو بروج الامین کہتے ہیں کہ رواج مکیہ سے سرزد ہوتا ہے۔ پس جو کچھ بروج عالم کبریا میں ہے وہی اس میں ہے۔ جب بندی اسکی شناخت میں مشغول ہوتا ہے حرکت قلب اور حرکت عرش اعظم کواکب کہتا ہے جو متوسط ہوتا ہے اس کو یہ مٹول ہوتی ہے کہ عرش قلب انسان میں ہے۔ جو تختی ہے کہ عرش اس کے نزدیک ایک زاویہ ہوتا ہے اس کی نظر میں کچھ ڈرنہیں رہتا عالم کبریا عالم صغیر اس کا قلب ہو جاتا ہے۔ جو کچھ پاتا ہے جس ملاحظت سے پاتا ہے بروج سے منسوب کر کے سعد و خس سے مفاہیہ کرتا ہے اور آگاہی پاتا ہے رشتہ کامل کو لازم ہے کہ مرید کو اس حال سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اپنے حال پر روشنی رہے اور میناے راہ ہو جائے مگر یہ مرتبہ بغیر معاینہ و مرکاشفہ و مشاہدہ دل کے حاصل نہیں ہوتا اس کا حاصل ہونا منزل گاہ سبحانی اور لطیفہ ربانی کا حاصل ہونا ہے اس کے شغل کا طریق پہلے باب میں کہا گیا ہے وہاں معاینہ کرے۔

چوتھا باب

معرفت ریاضت اور اسکی کیفیت کے بیان میں

جانتا چاہیے کہ حکمت جب انسان کی فرست ہو اور بنیاد و نہاد اسکی خاک پتلیوں و مچوئیں و فیض و جذب فوت آتش سے ہے۔ اور قیام و تخلیل و حرکت و قوت و قیمت و تنفس جس ہوا سے ہے اور اک کلیتہ اور اہیت جزئیہ اور نظم انسانہ

جانا چاہیے کہ جو دو کو بالذات حرکت نہیں اور دل انسان ایک دلیل رحمانی اور
 لطیف ربانی ہے جب اس سے غیبت جاتی رہتی ہے اس وقت کوئی حجاب نہیں
 رہتا۔ ہر دم قدم پر کسی نہ کسی کو وہی نور پر ترقیات و تجلیات کا مشاہدہ
 ہونے لگتا ہے۔ الحاصل یہ تشریف مشک پر آب ہے۔ یا مشک پر از باد۔ لعل
 پر ہی میں وہ دوسرے کام کی نہیں ہوتی۔ اس طرح جب یہ فن کھائے اور پیئے سے
 پڑھو جاتا ہے کسی کام کو نہیں رہتا۔ کسل و کوہی بڑھ جاتی ہے۔ غل کرنا نامکن ہو
 جاتا ہے۔ اس لیے چند شے کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ ترقی کے ساتھ ہسکو
 پاک کرتے ہیں کہ ضرر نہ پہنچے۔ تباہ نہ ہو۔ ورنہ پانی و باکسب ریاضت سے
 سب جذب ہو کر بچاؤ اسکے بدن کی مثالی حاصل ہو۔ ثنائت دور ہو۔ لطافت
 اس کی جگہ قابو ہو۔ مگر یہ لطافت ان چٹون سے حاصل ہوتی ہے جسکی ۸۴
 نقد او ہے۔ ہر ایک پتہ کے فوائد اور خواص جیسے جیسے ہیں مگر یہاں پر
 چند چلے بیان کیے جاتے ہیں کہ ان سے بھی پورا ہی مقصد مل جاتا ہے۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ آغاز میں کمی طعام اور خلوت اختیار کرے اور اپنی نظر کو
 نظرون سے بچائے۔ اگرچہ اوایل میں سخت مجاہدہ کا بھی اندیشہ نہیں مگر تاہم
 اول سختی نہیں چاہیے۔ ہندریج مجاہدہ کر کے ہر موسم کے موافق مشغولی کے بیٹے
 ایک معتدل وقت مقرر کرے اور سستی کو چھوڑ کر بلاناغہ کرے ایک روز کو
 ترک کئی روز تک حیران کرنا ہے۔

ذکر مہنس

یہ وہ فکر ہے کہ جوگی لوگ اپنے جیلوں کو تقسیم و تعلقین کرتے ہیں۔ ان کی پہلی
 میں اس ذکر کو کرم کہتے ہیں تہذیب عبادت کو دھرم عبادت باؤ ذکر کو رتہ و رتہ
 ہیں۔ ذکر کو کوئی گرمی عابد کو دھرمی و دھرماتماں کہتے ہیں۔ ان کا شوقی مجبور
 رہنا ہے۔ یہ لوگ تمام علایق کو چھوڑ کر مجبور رہتے ہیں اور سر اور چہرہ سے
 لگا کر صرف ایک ننگولی سے رہتے ہیں۔

جو سوعد اور خدا پرست ہوتے ہیں وہ ہستی کو نیستی۔ اور نیستی کو ہستی سمجھ کر

نجر توحید میں فرق رہتے ہیں جو مشفق حقیقی سے پہنچتا ہے و سکومت جان کر خوشی قبول کرتے ہیں۔

طریقہ چلہ

اس کرم کو سچ آسن کہتے ہیں ترکیب دہلی یہ ہے کہ سرادھ کر اور پشت برابر رکھے اور ساقی پر ساقی رکھے۔ شیخا پائے چپ زہر انتہائے زانوئے راست اور شیخا پائے راست انتہائے زانوئے چپ پر رکھے دونوں ہاتھ باہم ملا مشغول ہو۔ جو سانس آئے اُسکو تھو کہتے ہیں۔ حق سے مراد رب رومی ہے اور سو سے مراد نفس کا اندر کھینچنا ہے۔ اس کو رب الارباب کہتے ہیں۔ جب رب عجی رب الارباب کی صورت قبول کر لینا ہے اسوقت وہ محل تجلی و مشاہدہ و ملاحظہ و معاینہ کا بنجاتا ہے۔ چاہئے کہ اس ذکر کی مروتیت کرے کفر فتح باب غیب الیغوب حاصل ہو۔

ذکر الکھ

جب اس کرم میں مشغول ہو یہ چلہ شروع کرے یعنی دونوں ہاتھ بٹھکر بائیں ہاتھ کی منہ بند کر کے اُسکو سر زانوئے راست پر رکھے پیروست رست کی کہتی اس منہ بند کر کے رست کی منہ بند کر نیچے نکلیہ کر کے دونوں چوڑوں کو ایک جگہ مضبوط کر کے ناف کو پشت پر پہنچائے ناف کی تخت سے دم کو کھینچے اور الکھ کا تصور کر کے اسی خیال میں گم ہو جائے کہ کچھ جبر ہے۔

الکھ اُسکو کہتے ہیں جو نظر نہ آوے اور وہم اور بگان سے باہر ہو ۵ اکھ زنجن کھے نہ کہے۔ جوری کھے تو رہے لنوئے۔

ذکر کھکتی

جب سالک اس کرم کو شروع کرے تو گرچہ آسن بیٹھے۔ گرچہ آسن یعنی نشستگاہ باخدا۔ طریق ۱۰ اسکے جلسہ کے دو ہیں۔ ایک یہ ہاتھ پر سر باہم ملا کر بفرغت بیٹھے دوسرے یہ کہ پائے چپ ایک نانو ہو کر گھٹ پانز سرین رکھ کر زانوئے راست استناد رکھے اور انگشتان پائے چپ شتالنگ پائے راست سے ملا کر دست راست و دست چپ زانوئے چپ پر رکھے ہتھے

اس ذکر سے باطن صاف ہونا ہے فقرائے ہنود اسکو گورکھی کرم کہتے ہیں۔ چاہیے کہ جبہ بزم احسن کے ساتھ اس طرح کرے کہ دونوں کف پا کو ایک جگہ کر کے انتہائے نحین زیرخصین رکھ کر دونوں ہاتھ پشت پر پٹ کر مشغول ہو اور سر کو کچ کر کے تھوڑا تھوڑا جنبش دے زبان کو دانتوں میں بند کر کے سخن کے ساتھ ناک سے سانس لے کر جتنا سانس چوڑے اس سے دگنا اندر کھینچے جبکہ مشقت کر چکا اتنا ہی جلد نفع پاویگا اس ذکر کا وقت بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر ہے۔

ذکر اکوجن

معنی اس کے کشش کے ہیں یعنی باصطلاح صوفیہ مقعد کو نیلو فر کہتے ہیں۔ طریق اسکا یہ ہے کہ شدہ آسن مجھے اور نیلو فر خانہ آتش ہے اور دم کے باہر آنے کی جگہ ہے چاہیے کہ دونوں سرین ایک جگہ تخت کر کے نیلو فر کو پیالے اوپر کھینچ کر آتش پیدا ہو کر تمام کثافت کو جلا دے۔ جو کچھ سر غیر ہو خاکستر ہو جائے۔ پھر چند روز کے بعد اسکا نفع ظاہر ہو۔

ذکر اندسبد

اسکو مشغول لازمالی کہتے ہیں طریق اسکا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ جھک کر دونوں سرین کو کف پا پر رکھے۔ ہر دو دست دونوں کانوں پر رکھے دونوں انگشت شہادت دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے اور نرگشت پس گوش۔ باقی تینوں انگلیاں برابر کھڑی رکھے۔ اس طریق سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ نشان اسکا بے نشان سے ہو اسکی فراوت کرے۔ اس مشغول کے نہایت منافع ہیں۔ اگر بوجہ استغراق کانوں میں انگلیاں نہ رکھ سکے تو سفوف نفل میں چنبیہ آلودہ کر کے دونوں کانوں میں رکھے۔ جیسی آواز اٹھی رکھنے سے ہوتی ہے ویسی ہی اس سے ہوگی۔ اہل سلوک اس آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اس مشغول کے فوائد کثیر ہیں عمل روشن ہو

ذکر نصبد

اس کی ترکیب یہ ہے کہ سر اور کراہ پشت برابر رکھ کر ہر دو دست برابر کر کے ہر دو نرگشت ملا کر زیر منہ رکھے اور دونوں کہنیاں شکم پر بالاسے ناف رکھ کر اپنے فکر کو اُم الدماغ میں بجائے۔ اُم الدماغ ایک سوراخ ہے اسکو فقرائے

کہ ہوا ان میں آجائے یہاں تک عمل کرے کہ تمام اعضا مثل مشاک کے پڑ ہو جاویں اور پانی پر چسپے کی قوت پیدا ہو جاوے۔ مگر یہ کیفیت سال بھر کی محنت و مشق میں پیدا ہوگی۔

ذکر تراوت

مربع بیٹھ کر دو نون یا نھوں کی انگلیاں باہم پیچیدہ کرے جب ہوا تالو کے نزدیک پہنچے قدرے سخت کرے اور جانب ام الدماغ ناک کو زنگشت سے اندر کھینچے اور باقی انگلیوں سے ناک کی جلد پکڑے کہ ام الدماغ تک سیلون ہو۔ پھر فتور سر بر طرف ہو اور رکاشنہ علوی و سفلی حاصل ہووے۔

ذکر کجری

معنی اس کے در بند کرنے کے ہیں۔ جب سالک اس شغل کو شروع کرنا چاہے تو اہل سفوف تک سنگ و پیل زبان کو باہر نکال کر دو وقتے ملے کہ زبان بڑی ہو جاوے۔ دواہل کر کپڑے سے صاف کرے برگ تنبول اصلانہ کھائے۔ ناخن زنگشت شہادت و زنگشت بڑے رکھے اور نیچے زبان کے جو دو رگیں ہیں ایک سیاہ دوسری حل ان کو نرم کرے اور زبان کو حلق کی طرف ایسا مائل کرے کہ زبان سوراخ تالو میں آجائے اور دم بستہ ہو یعنی زبان ایسی ہو جائے کہ آہر قوم لو کے سوراخ میں جانے لگے اور ہر پہ بینی کو چھوے اسکے بعد سدہ جن جبہ بیٹھ کر بدستور نشنگام زمین پر رکھے زانو اور ساق باہم چپکائے کف پاے چپ زبیر خستین رکھے کہ مجھائے بول دینی بستہ ہو ہر دو دست ہر دو زانوں پر دواؤ گونہ رکھے اور تالو کے روزن کو زبان سے بند کرے جبکہ او پنڈر ہو اس ذکر کے کرنے سے انسان خواب غفلت گرسنگی حرق سستی کا ہلی سردی گرمی موت حیات غمناک جلد کردبات و تصدیعات بشری سے منزہ اور مبرا ہو جاتا ہے۔ سالوک اس سالک کا فناک تک ہوتا ہے۔

جو گیوں کی اصطلاح میں کجری فناک کو کہتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے جلد عالم اس کے تصرف میں آ جاتا ہے۔ باقی فوائد عمل سے روشن ہونگے۔

ذکر ملیکا

صبح اٹھکر وضو کرے شرق کی جانب پیٹھ کر کے منہ آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں
کھول دے بند کرے ہوا کی خشکی سے آنکھوں میں فیض بکر بند کر کے اپنی طرف کیٹے
پھر آنکھ کھول کر ہوائے چند بار اس طرح کرے اور غریغ آفتاب تک مشغول رہے
ایک عشرہ میں اس کا نفع معلوم ہوگا۔

ذکر کھنبہ

جو ہوا کہ اعضا پر لگے اس کو بتدریج ام اندھاغ میں لیجائے، زور نہ کرے ورنہ اعضا
بشکستہ ہو جائیں گے۔ آنکھیں کھلی رکھے زبان تالو سے چپکائے سانس نبی کے
رستے سے آہستہ آہستہ باہر نکالے اس طرح پرستور بالا چند عرصہ تک عمل کرے
سانس کے اندر کیٹنے کو تو رکھ کہتے ہیں اور باہر نکلنے کو کھنبہ اور سانس کے چھوڑنے
کو سجت کہتے ہیں۔

ذکر یہا آسن

برائے قوت رگ و پے و گردن و پشت و مضغ طعام و خشکی و رطوبت پہنانی۔
چاہیے کہ پائے راست ساق ران چپ پر رکھے اور پائے چپ ساق ران راست
پر نرمی و آہستگی سے رکھے تاکہ عادت ہو جائے اس کے بعد پشت استوار رکھ کر
ہاتھ زانو پر رکھے اور دونوں بازو استادہ رکھے اور موسکے اندام کو ہلائے جو اس
مقام تک پہنچتا ہے اس میں دو بانیں ہو جاتی ہیں ایک کم بون دو سر کم کھانا

ذکر جگر آسن

مربع بیٹھ کر سیدھا ہاتھ جانب کتف چپ گردن پر رکھے اور دست چپ جانب
کتف راست رکھ کر استوار رکھے سر کو بدن سمیت چاروں طرف حرکت دے
اور دل سے ذکر کرے۔ جب تک ہونا چاہے ہاتھ زانو پر رکھ کر بازو قائم رکھے اگر
ذکر سے غافل ہو۔ جب اس نشست سے مشاہدہ عین حاصل ہو شوق بڑھنے لگتا
ہے اس مقام پر پہنچنے سے وہ امراض جلاؤا ہوتے ہیں جیسے جذام برص
ہسور ناسور دق وغیرہ سب نذیل ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔

ذکر گھٹینہ

مربع بیٹھ کر دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر معلق ہوا اور ذکر فراموش

برعکس اس کے دفتر۔ اور عورت حکم کشت کا۔ اپنی ہے اس سے مثل نباتات
بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ تخم شے دیگر ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ منی رحم میں پڑنے ہی کثافت ہو جاتی ہے جیسے کہ نہ کھٹالی
میں پھسل جاتا ہے۔ اس میں اگر عکس مرد کا پڑتا ہے تو رد کا پیدا ہوتا ہے۔ اگر عورت
کا عکس پڑتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ یہ فضائل سب دروغ غاصر سے ہیں۔ اگر آتش باد غار ہو تو
سپر پیدا ہوتا ہے اگر آب خاک غالب ہوں ہو تو دختر۔

ساک کو چاہیے کہ ماہیت دم معلوم کرے جیسا کہ وہ رکھالی کہ دورشتہ سکہ
سے بجانب خفیتیں رواں ہوتے ہیں اور سکہ جانب صلب رہتا ہے اس سے
کہ سختک ہوتی ہے اور ہر ایک بند اپنی استعداد کے موافق مستحکم ہوتا ہے سکہ
سے مراد شعبہ ورشتہ ہے۔ اور دورشتہ مذکور باہم ملے جلیں۔ اور ایک رگ
محو یعنی خالی پُر از خون سیاہ و درخشندہ مثل خراطین ماہیت مزاج سے
مخلوط ہو کر مثل طلا ہوں کے ہیا ہوتی ہے ہجگہ دورشتہ اور ظاہر ہوتے ہیں کہ
وہ محل بول و غایط ہیں۔ پھر وہ بند اور ظاہر ہونے ہیں کہ وہ ران اور بازو ہونے
ہیں۔ اور وہ رگ درخشندہ کہ انتہائے لطن و فوق خفیتیں ہے ایسی حرارت
رکتی ہے کہ کوئی چیز مثل اس کے نہیں۔ اس سے ایک بند اور ظاہر ہوتا ہے
کہ اس کا پیوند ناف سے ہوا اور گرد اس کے معدہ گردندہ ہے کہ وہ ماسکہ آب
طعام ہوتا ہے اور سر معدہ و پیوند اس رگ درخشاں کا زیر ناف ایک درپے اور
تمام معدہ سر رگ درخشندہ گرد پھرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی آگ سے آب و طعام
مثل کشک ہو جاتا ہے اس سے جو بخار اٹھتا ہے وہ چار قسم پر ہوتا ہے۔

اول کثیف رخ جانہ سفل رکبتا ہے موافق حاجت نگاہ رکھنا اس کا سفید ہے۔
دوم اعضا کی تین سو ساٹھ رگوں میں محیط ہے۔

قسم سوم لطیف ہے اس کے بخارات صعود کر کے امالہ باغ تک پہنچتے ہیں اور
قلب میں بھی منتشر ہوتے ہیں اس کو نفس ناظر کہتے ہیں۔ جو گی لوگ کو ہنس
کہتے ہیں۔ ہجگہ اہیات فوق الدہ ہے۔ مرشد کامل سے معلوم کرے۔

قسم چہدم۔ قرن ہے کہ دو تجارت سوراخاے بینی سے باہر آتے ہیں یوراخ
راست کا تعلق آفتاب ہے اور سوراخ چپکے تعلق آفتاب سے۔ دم آفتاب کہ
اٹکا دم آفتاب کو پٹکلا کہتے ہیں۔ دو۔ ہل۔ یہ دونوں لفظ آٹرا دینکلا ہیں۔ جو دم
دونوں تھنوں سے برابر چلتا ہے، اسکو گھٹنا کہتے ہیں۔ ۶۰ فٹ اہل ہند میں اسکو
ناڑی کہتے ہیں۔ اور اسرار رستہ ۲۸ منازل قراۓہ کامل سے معلوم کرے اور
شکلہائے کواکب کے کران ان نے صورت پائی ہے ہجگہ پاوے۔ باب ششم میں یہی
ذکر آؤنگی جو شخص کیفیت دم اور تینوں ناڑیوں کو معلوم کر لیتا ہے جو چیز کران ان
میں ہے اسکی کیفیت اور ماہیت اسپر بخوبی منکشف ہو جاتی ہے۔

وضع ہو کر ات دن میں ایک ہزار چھ سو ساٹھ دم جاری ہوتے ہیں۔ سوتے اور
جاگتے۔ مگر حالت محنت اور سکون معتدل میں اور بیماری اور شفت میں کمی و
بیشی ہو جاتی ہے۔ پیمانہ سانس کا بارہ انگل کا ہے۔



یعنی ناک کے تھنوں سے آشت سارہ ناکر باقی تینوں آشت

اس سوا کہ بدستور معروف ناپیں یعنی مقدار بارہ انگل کے دم

باہر آتا ہے۔ مگر آٹھ انگل۔۔۔۔۔ عود کر جانا ہے چار انگل گرم اور چار انگل سرد۔
صوت دم اندر جانا ہے بدن کو قوت دیتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو فرحت
بخشتا ہے۔ اور چپنے کے وقت بدستور سرد و گرم ہار و انگل باہر آتا ہے۔ اور
حالت زوکر کرنے اور جماع کرنے کے ۴۴ انگل باہر آتا ہے۔ ۴۴ انگل تو اپنے محل
پر پہنچتا ہے باقی ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پروردگار عالم نے مقدار زندگی تعداد
انفاس پر رکھی ہے۔ اس لیے حیات کی بنیاد دم پر ہے جب سانس چرے
ہو جاتے ہیں جسد عیس ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو لازم ہے کہ انفاس
کی کمال حفاظت کرے۔

گو نگھ کو اہل ہند و پنا امام مانتے ہیں۔ بعض اہل خلیفہ کے نزدیک گورکھ
سے مراد حضرت علیہ السلام ہیں۔ وہ اس حج فرماتے ہیں کہ پچھو شکو۔ دریں نفس
کی نہایت احتیاس رکھنا ہے۔ در کم چوڑا ہے لیکہ۔ پر کہ سانس کھینچتا ہے۔

لیکن اگر مہرہ کر دے۔ مگر مہرہ کر دے۔ ات دن میں ۴۴ ہزار دم آتا ہے۔ مگر

طبیعت کو سنبھال کر بھلے پر اگر اپنے کام میں شغول ہو کر عمل کو نام کرے اور تمام دن میں بے تدبیری سانس کو جاری رہتے رہے جب مغرب کا وقت آئے بعد نماز باویگر شل صبح بچھ کر عمل کرے چند روز میں عوارضات نفس دور ہونگے اور نفس اصلی برقرار ہو کر انقیاد پائے گا۔ جیسا کہ فرمایا: **وَلَا يَسْتَوِي الْوَرِيمُ وَالْطَّيْمَانُ** نفس الرحمن

ترکیب دریافت کرنے خصائل مادہ عناصر

یعنی شناخت نفس از روئے خالی آبی باوی آتش۔ جانتا چاہیے کہ جو کچھ آدمی کے خیال میں آتا ہے وہ فیض عالم کبیر سے خالی نہیں ہوتا۔ چار بسیط پانچ جوہر اور جو کچھ کہ حوالہ شدہ سے ہے وہ سب خاک سے نسبت رکھتا ہے اور جو جنس آپ سے ہے وہ پانی سے منسوب ہے اور جو جنس آتش سے ہے وہ آتش سے۔ اور ان کے سوا جو خیال پیدا ہو وہ روح سے منسوب ہے جب اس کو نقطہ کے ساتھ کسب کرے۔ علم بل حاصل ہو جیسا کہ دنیاں عید سلام نے دستوں کے دریافت حال کے لیے کیا۔ ساک ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک سطح کھینچ کر دو طرح کرے جو قرار پادے اس کو کھنچے بل حاصل ہو اور جو سائل سوال کرے موافق ترین کے اس میں ملاحظہ کرے۔ اگر خاطر جانب مواید ثلاثہ اور شل اس کے بل ہو سانس رو کر نقطوں کی ایک سطر کھنچے اور دو طرح کرے اگر ایک بچے کو کشد کار ہو۔ اگر خطرہ آبی ہو تو دوبار جس نفس سے سطر بنا کر کے دو طرح دے اگر وہ آبی رہیں تو کشد کار ہو ورنہ نہ ہو۔ اگر خطرہ باوی ہو تو تین بار جس نفس کے ساتھ تین سطر بنا کر تین پر تقسیم کرے اگر تین بچیں تو وہ کار ہو جائے۔ دولت و سعادت حاصل ہو اگر خطرہ آتش ہو تو جس نفس کے ساتھ چار سطر بنا کر چار پر تقسیم کرے اگر چار بچیں تو فائدہ میثمار حاصل ہو۔ اگر خطرہ علوی یا ملکی ہو تو پانچ سطر پر سور بنا کر کے پانچ پر صرح دے اگر پانچ بچیں تو پردہ غیب سے نفع اور بہبودی اور زندگی حاصل ہو۔ اگر ایک بار رہت نہ آئے تو دوبار کرے۔ نقطوں کی تعداد ۸۸ تک ہے۔ جو دو علم کرے دو پر قلم لگاتا جائے۔ تین طرح کرے تین پر۔ علی ہذا اقیاس اس طرح عمل میں لائے تفصیل اس فن کی بہت زیادہ ہے یہ ایک فن مستقل جگہ گاہ ہے

بڑی کتابوں کو دیکھنا چاہیے۔ یہاں چند باتیں اشارہ بیان کی گئیں ہیں۔ جو دانشمند کے لئے کافی ہیں۔ ان نئی بات یاد رہے کہ اس علم کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال غلط ہوگا جواب بھی غلط ہوگا۔

بہ حصہ باب

موت چگونگی جسد اور اسکی ماہیت کے بیان میں

وضع ہو کہ ترکیب روح جسد کیساتھ ایجاد عارض ہے یا تقدراً یا ماداً خراً اور فیم جسد بنا بر کسی حکمت کے ہے یا اسکی خلقت اسکے ساتھ رکھی ہے سب کو شرح بیان کیا جائیگا۔ تاکہ طالبان صادق اور مریدان واثق نفع ادرھائیں۔ صاحب مشرع فرماتے ہیں کہ بعد از موت مہود جسد میں او خال روح ہوتا ہے اور جوگی کہتے ہیں کہ بلاروح کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بلکہ فاسد ہوتی ہے خاصکر نقطہ و گوشت و پوست ایکے ن ہی بلاروح قائم نہیں رہ سکتے۔ چونکہ اس جگہ حکم شرع اور جوگیوں کے کلام میں نزاع ہے جو شافی چاہیے کہ جوگیوں کے کلام سے شبہ بیدار نہ ہو چونکہ یہ ایک باریک بات ہے اسکی تحقیق و تصدیق ایسی ہونی چاہیے کہ جانبین کے دلوں میں راسخ اور واثق ہو جائے اور حقیقت جسد من الازل الی الابد عیان ہو اور ترتیب و منزل بیان ہو تاکہ ہر خاص و عام کو اچھی طرح معلوم ہو جائے۔ واضح ہو کہ یہ وجود موجود ہے خاصہ نتیجہ چپ ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نقطہ جو پہلے پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہے اور قلب جانب چپ ہوتا ہے۔ بعض کہتے ترویک و مانع الغرض جو ہر خاص ہر شخص کا بعروض نقطہ صورت جمائے نام پاتا ہے جبٹ حاصل ہوتا ہے تو جزو بناتی ہو کر اس کا نام روح بناتی ہو جاتا ہے۔ جب ادھام باھمام پہونچے حصول حرکت بارادہ خود ہوئی تو اسکا نام روح حیوانی ہوا جب جسد اعضا کی مقدار درست ہوئی صفت نطفی سے مہسوت ہوا۔ جب شکم مادر سے باہر آیا انسان ناطق سے مہسوت ہوا قنحت فیہ من توحی اس دم سے مہم ہوا روح انسانی نام پایا۔ اگر ان جانب تک برسید کہ نہیں ہمارا روح انسانی کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ اس سبب صاحب خیر نے ماہیت اسکی بیان فرمائی ہے۔

جب کہ ہشیا و تنزل طاقت ترقی کرتی رہے۔ جن سے۔ کہ یہ حقیقت کو پہچانتے ہیں
 وسیلہ کو چھوڑتے ہیں۔ جو گنہگار جماعت و سید کو پاکر تہیبانی و متبع کرتی ہیں۔
 کیونکہ جس سے معرفت حقیقی پیدا ہوتی ہے۔ اور آدمی کہاں سے کہاں پہنچ
 جاتا ہے۔ جب اس کو کمال اجتناب سے نگاہ رکھتے ہیں۔ اس کے وسیلہ طبع
 حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ جو کچھ ہے اور ہوتا ہے وہ سب جس کے وسیلہ سے ہے
 اور جو تحقیق اگلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ تحقیق نہیں ہے۔

جو کہ کہتے ہیں کہ جتنی ذریعہ رہتا ہے اس کا وصف بدلتا رہتا ہے اس واسطے
 نگہبانی بدن کی لازم آتی مگر عام لوگ باوجود جاننے فیصلت جس انسان کے اس کے
 حفاظت نہیں کرتے اسی واسطے ہیئت و طبع بگڑ جاتی ہے جیسا کہ فساد و تیر
 فساد خون ہے۔ اس جگہ مراد بولف کی یہ ہے کہ حفاظت جس حفاظت روح ہی
 اس واسطے نگاہبانی جس کی فرض ہے۔ وسیلہ معرفت ہے قائم و دائم ظاہر اور باطن
 اتفاق کرنے والا ہے ساتھ اجسام کے۔ اصلاح اور فساد کو یہ معلوم کریں یعنی
 خاک یا بس۔ آب بارہ۔ آتش میں حرارت ہے۔ پس اگر یہ سب غالب آجاتی
 ہے تو تمام معنا موصوف بغفت خاک ہو جاتے ہیں اور پریشانی خاطر اور نو
 سوز پیدا ہوتے ہیں۔ ہاتھ پیروں کی انگلیاں سخت ہو جاتی ہیں۔ غفلت
 پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے ہی دوسری صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر رطوبت غالب
 آجاتی ہے تو کھانسی اور کثرت بلغم و خواب کو میل و رکوبت و ہن اور نکم و
 کسل و کاہلی وغیرہ علامات رطوبت ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر برودت غالب ہوتی ہے
 تو الفاظ درست نہیں بگھٹنا قوت گویا کم ہوتی ہے اور تغیر چشم اور علامات
 برودت ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جب آتش غالب ہوتی ہے تو در و سر بے چینی
 بخوابی خشکی۔ تشنگی زبان وغیرہ علامات حرارت ظاہر ہوتی ہیں۔ پس جب
 اس قسم سے فساد ارکان ہوا تو حکمت اجسام اور اس کا قیام اور بقا دغ ہو۔
 ان فرض جب ایک دوسرے میں سے پریشان ہو یا دو باہم جج ہوں تو ان کو اس طرح
 سے شناخت کرنا چاہیے۔ اگر آتش و آب باہم مترج ہونے ہیں تو تپ
 پیدا ہوتی ہے۔ اگر آتش و خاک مزاج میں ایک ہو جاتے ہیں تو تپ

سخت پیدا ہوتی ہے۔ طیب اس کے علاج سے عاری ہو جانے میں یا باوجود تک
 وابلہائے بدن وغیرہ... پیدا ہوتے ہیں۔ جب آب و خاک کا مزاج نہیں
 استخراج ہوتا ہے تو قصور ستہ ضروریہ میں پیدا ہوتا ہے عجز اور اندکی قاصر
 ہوتی ہے۔ امر ارضہائے گونا گوں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخر میں جسکا نتیجہ مرگ ہوتا
 ہے۔ جب مزاج خاک کا استخراج ہوتا ہے تو توانگی جب جاتی رہتی ہے
 جب مثل ایک خشک کے معلوم ہوتا ہے غائب وغیرہ امر میں پیدا ہوتے ہیں
 آخر میں چہرہ کی ہنیت بگڑ کر جذام پیدا ہوتا ہے۔ درودہ حالت ہو جاتی ہے کہ
 جس کا نتیجہ مرگ ہوتا ہے۔ تجلی ذاتی و صفاتی بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ
 حضور صوری و معنوی نہیں پاتا۔ علت نسا کو سد و علی کا شے سے معلوم دیتے
 ہیں اور اسکا متبع کرتے ہیں لفظ انسان میں جو بہ لطیف ہو جب دوسرے لفظ عارض
 ہو انقطہ بنقطہ مقام انجاء پہنچنا پھر درودہ انتقال کر کے حیوان ہوا اس نے وظیفہ
 اپنا طلب کیا اور وہ وظیفہ اسکو تا اتمام رحم ماور پہنچتا ہے جسکی وجہ سے
 جدا انسانی بڑھتا ہے اور باطن سے فیض پاتا ہے اس مثال بے مثال کہوں
 سمجھنا چاہیے کہ مثلاً دخت جو کہ بنجارا و سکو اکل و شرب نہیں ہے و لیکن
 باطن اپنی کام میں قابض ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا کے فیض پاتی
 ہیں اگر یہ نہ ہو تو تری و تازگی و طراوت و حلاوت و نرمی جاتی رہو خاص کر انسان
 کو مگر وہ دو وجہ کے ساتھ برقرار ہے۔ ایک از رو سے دوسری روحی دوم از
 رو سے معاش یا معیشت کے ترکیب نگاہ بیانی جسکی افز و متن تجلی جسمی سے
 کہ ارواح اور اجسام سے مشترک ہیں معلوم کرے کہ جدا انسانی مثل ظرف کے ہی
 اور مزاج مانند روغن۔ مثال اسکی مثل چراغ پر اندروغن ہے اور تہی بھی اسیں
 جتنی ہے تو روشنی اسکی پوری پوری ہوگی اور اگر ان میں سے ایک میں ہی قصور
 ہوگا تو روشنی بھی ناقص ہوگی۔ یہ مثال کافی ہو۔

دریوں سمجھنا چاہیے کہ حفاظت بدنی حفاظت آب منی پر موقوف ہو کہ سہلے
 زرا جہانیاں کا پانچ چیز پر ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ اول حفاظت آب منی دوم
 حلال ریحان سوم عدال مزاج اخلاط۔ چہلم حسن معاشرت۔ پنجم اسباح

اکل و شرب۔ لطافت لطافت سے اور کثافت کثافت سے پہلی نہیں ہوتی جب تک ایک کیفیت کے مقابلہ میں دوسری کیفیت نہ ہو اور نہ دکاہی بھی سبب ہیں کہ لطیف برعکس کیفیت کے ہو۔

عالم صغیر چار طبائع سے مرکب ہے۔ عالم کبیر اصل منشا انعام اشیا کا عالم صغیر میں صورت بند ہوا و دبند اخلاط و بدو ہیں۔ اور اصل تخم ہے کہ وہ ہستی ہے کہ جو پشت پدر سے آتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو نفس ناطقہ بھی بسبب تعلق باہمی کے اس کے ہمراہ آتا ہے اور قوت حیات پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چراغ جلانے وقت ہوتا ہے ایسے ہی نفس ناطقہ آبِ حیات سے تعلق رکھتا ہے اور بنیاد اس کی قائم کرنا ہے جیسا کہ زمین میں جب تخم پڑتا ہے تب اوگتا ہے۔ ہوتا ہے پیدہ کرتا ہے استعداد تہ اور شاخوں اور پتوں کی ظاہر کرتا ہے ایسا ہی کہ اس کو رحم مادر فروغ دینی ہے کہ اس کو جذب کرتی ہے و اعتدال قبول کر کے بواسطہ گرمی رحم نطفہ خون ہوتا ہے بعد اسکے حرارت اور پیوستہ ہو لگاتی ہوتی ہے اس سے پھر وہ بچہ ہو کہ صورت گوشت قبول کرتا ہے اور گیس پیدا ہوتی ہیں نان عظیم یعنی ہونے لگتی ہیں خون جنین برافان محکم جنین میں پیوستہ غذا ہوتا ہے جس سے بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ بہیت جنین کی یہ ہے کہ مثل درخت سرنگوں تن اس کا بلا لا شاخیں گھٹی ہوئیں پیرا پیرا پیرا راست کے رکھے دو نوچوٹر دونوں پیرا پیرا رکھے کت دست دونوں کانوں پر ناف معلق دونوں پیرا پیرا سر بلکے سر دونوں رانوں میں گر پیرا ہوتا ہے تو پشت اس کی جانب شکم مادر ہوتی ہے۔ دختر کے برعکس قوائے راجہ سے اول ذوق یعنی فالقہ پیدا ہوتا ہے۔ بعد اس کے بیانی بعد اسکے شش بعد اسکے مشنوائی۔ بعد اس کے جس شش۔ اب حکمت کثرت سے جماع نہیں کرتے صرف برائے حمد و ثناء حق تعالیٰ و توالد و تناسل۔ مگر نیک تیس سال کے جماع کرنے کو منع کرتے ہیں۔ انتہا بعد چالیس سال کے حکما حرام کہتے ہیں اس واسطے کہ زیادہ ضعف لاتا ہے۔ بلکہ صحبت عورت کی نزدیک حکما کے منبر و موت کے ہے کیونکہ مثال اس کی مثل چراغ کے ہے یعنی جب قدر تیل چراغ میں سے ختم ہوتا جاتا ہے اتنی ہی روشنی اس کی کم

ہوتی جاتی ہے۔ اگر مادہ اس میں اور نیل پڑتا رہے روشنی بدستور رہے گی پس جو قوت کہ منی نکلتی ہے برودت غالب ہوتی ہے رطوبت کم ہو جاتی ہے حرارت معطل ہو جاتی ہے۔ کسی شے کو اس حال میں قوتہ نہیں رہتی کہ خاک کو تروتازہ رکھے تمام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ بیوسٹ و بغم غالب آجاتے ہیں بنام صورت کا بواسطہ اعتدال، اخلاط اربعہ ہے جب یہ صرف ہو جاتی ہیں موت حاصل ہوتی ہے۔ جانتا چاہیے کہ بیوسٹ خاک کی کسی طرح دفع نہیں ہو سکتی جب تک منی زیادہ نہ ہو۔ اور اگر خون بھارت و برودت زیادہ ہو دوسری اشیاں کہ مقوی جب ہیں ان سے ہسلانا زگی پوست و قبض پوست حاصل نہیں ہوتا جب منی زیادہ ہوتی ہے تروتازگی بھی بڑھتی ہے اسکی کمی کے ساتھ برودت و بیوسٹ ایک ہو کر مزاج موت پیدا ہوتا ہے البتہ واسطے حفاظت کے گندم و گہی و گوشت گو سپند و مرغ و برنج اس امر میں بخود اور زردی بضر مرغ نیمبرشت نہایت موثر ہیں یا اور دوسری اشیاں مولدنی تناول کریں اور حفظ منی سے غافل نہ رہنا چاہیے جب یہ نہیں رہتی یا کم ہو جاتی ہے تو ضعف ہو جاتا ہے عبادت آہی بھی نہیں ہو سکتی درماتے حسن تعلیمات و معرفت بند ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ضرور ہے کہ جس سے منی زیادہ ہو وہ چیز کھائے اور اس کی بہت محافط کرے بضمہ جاہل غافل ہو کر شہوت میں پھنسا جاتے ہیں اور اس کی خاصیت کو نہیں جانتے کہ منی کے نکل جانے سے آدمی کمزور اور افسردہ دل ہو جاتا ہے۔

دوسری ترکیب حفاظت کی یہ ہے کہ بھوکہ و گوشت نشینی اختیار کر کے ترک صحبت مردمان و زنان بلکہ ذکر زنان سے بھی پرہیز کرے اکثر اوقات روح حیوانی کی طرف نظر رکھے کہ مسکن اسکا معدہ ہے انتہا رام الدماغ تک اس میں فکر کرے اور نفس کو اس جگہ چکروں اور ایسا معلوم کرے کہ خون بدنی بصورت آب سوکھے دشت کو پانی دیتا ہے اور اپنے من کو آب حیات کے ساتھ قوی کرتا ہے باقی فوائد بر شد سے معلوم کریں۔

ساتواں باب

وہم کی مرست میں

جانتا ہے کہ وہ سلطان ہے بے نشن کا آستان جنب کا نشان ہر معنی کا
بربان اور مرکب عشق ہے، اور مجنوں صا و قو، اور بریکان و مرغیگ بیان کرنے والا جو چیز کے
دال ہواؤں کے نزدیک۔ نول ہشیا جمال، جس کے نزدیک آسان ہر کسی کے گمان
کا یقین بڑھانے والا بعد کا قریب رکھنے والا۔ جانتا ہے کہ عالم کبیر یہاں
باسفی عالم صغیر کا بیان عیاں ہے۔

جب بغور دیکھے اپنے میں پاوے سَنُو مَسْمُومِ اَلْبَنَانِی اَلْاَفَاقِی وَفِی اَلنَّفْسِی
اس سے غافل ہوں در نہ محبوب ہو یا بے نیکی کنت ترا با گویا اَلْمَتَّحِی اَلْمَحَاطِی جو میں
رہے۔ چاہیے کہ عالم کبیر و صغیر کی پہچان اور دھل جیفی ہو اور دوسے علم جمالی و
ازدوسے علم تفصیلی ایک ایک کر کے پاوے تمام دوار کا ایک دوار اور ارام کے ساتھ قرارت
اور اگر یہ نہیں ہوتا، اسکو برہم کرنا ہے اور جو وہ نہیں ہوتا یہ مجرد ہونا ہے بنیاد نہا
علم مرکز پر ہے وہ چیز زمین تک ہے۔ مگر اس جگہ تاثر ہے اس جگہ اثر اور وہم کو مصلوح
فقرائیں اعتقاد و یقین و گمان و خیال کہتے ہیں جو کچھ کرنا و نواع ہواؤں سے حاصل ہو
مثل اجابت دعا و تاثیر افشوں و سیما و سیما وغیرہ۔ جب یہ حال میر ہو مقصود حاصل ہو عمل
انکا ہفت شکل برقوق ہے چنانچہ کا عالم کبیر برقوق ہے ہفت پیکر پر جہاں کس موافقہ میں جائے
تعبث انکا جہاں کھلے یہ ہفت پیکر جہاں میں جہت صورت کڑی ہیں ایک بیت فصیح کھانہ دیتے ہیں عالم
صغیر و کبیر ایک صورت معلوم ہوں ایک اُن شکلوں سے یہ ہے کہ ایک لوح یا چیز
سفید بناوے اور جس شکل کا تصور و فکر کلاس رنگ کے ساتھ کہ جس کا بیان آگے
آئے گا اس پر بناوے اور اسکو بغور دیکھے تاکہ صورت ثابت طور پر نظر آوے بعد اس کے
نقش اس صورت ساتھ اس رنگ کے کہ باطن میں ساتھ اس موضع کے کہ ذکر کیا
جائے تصور کرے اور اُن صورت کو سرٹ کیا تھکھنی چاہیے اور بہت کثرت نکال کر لکھ جائے جس
پر ایک ان نکال کا قن آدمی میں محال و مرثم ہے۔ ورنہ کلمات کو کہہ گئے جانے میں
بگاڑ رکھے اور معلوم ہو کہ انسان کو حق تعالیٰ نے دو تہج کے ساتھ آہستہ کر کے

معنی حقیقت اس پر مقرر کر کے جو کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو
 رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو
 کہیں۔ اکثر اویسا نہ خود۔ اس تاثر کو کشف کہتے ہیں اور ربیان ہند۔ جوگی لوگ
 ہیں ان کا کشف بھی موافق حال محققوں کے ہے اگرچہ زبان و وسری ہے مگر بیان
 وہی ہے بندگان اہل ہنود نے کہ جوگی و سنیاسی کہلاتے ہیں چند الفاظ و محل و مقدار
 مقرر کی ہے۔ جب ان الفاظ کو دل میں یاد کرے الفت پیدا ہو اور باختیار ہمہ ہونے
 اشکیلیم غفل نہ ہو اگر اس کی نگرانی کرے غور سے غور میں صاحب کشف و ولایت ہو
 احوال اویسا نے مقرر ہیں کا ظاہر ہو دو کلمات سات ہیں ہر ایک باہم و یکجہ ہوتے
 ہیں اگر ایک پر یکمی متصرف ہو جائے جہاں پر متصرف ہو جگہ کشود کار ہوں۔ حجابات
 اٹھ جائیں۔ کلمہ اول ہوم۔ ہے۔ ہوم کو مطلق فقراے ہند میں یارب و یا حافظ
 کہتے ہیں۔ یعنی پروردگار و گنجبان۔ اسم کوئی اسکا نزل ہے۔ بساط اس کی فلک نشتر
 ہے مابین اس کی فلک بحیات ہے۔ اگر عمل مسطور کو سخت تصرف میں کر لے تو
 تصور کے ساتھ عین مقصور ہو اور صاحب تصرفات ہو کہ دوسرے کی مجال نہ ہو
 کہ اس کے مقام کے قریب بھی آ سکے جس کو وہ دوست رکھے آزاد کرے جو اس کے عدد
 ہو وہ متقی عذاب و عتاب ہو۔ صاحب غفل ایسے مقام پر پہنچے کہ آ بات عجب
 و شہادت ہو۔ سخن اس کا حجت متین ہو۔ حال اسکا اہم ہو۔ روشنی اس کی متجلی
 ہو کہ کسی کواں میں نظر و دخل نہ ہو نہ اس غفل تصور کو پہنچے کہ محل اس کا مقدر ہے
 فی مقعداً صِدْقٍ عِنْدَ ظِلِّكَ مُقْتَدِرٍ اسکی جگہ ہے۔ جب اس جگہ کے علیہ کو محل فکریں لاتا ہے
 تجلی محل پیدا ہوتی ہے۔ جب چند روز میں اسکو قرار ہو جاتا ہے تو نور آتش ہو جاتا
 ہے۔ یہاں تک کہ تصور کرنے والا عین آتش ہو جاتا ہے بعد اس کے وہ آتش
 مبدل بر سیاہی ہو جاتی ہے ایسی سیاہ کہ سیاہی کا تو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ مگر
 ہر رنگ سیاہی ہوتی ہے دائرہ دار جب ہوتی ہے اس دائرہ کے چھ در ہو جاتے
 ہیں خود ہر رنگ خواہ رنگ برنگ سا لک سرنگ ہنگ کے ہر رنگ ہوتا ہے چودہ
 طبق روشن ہو جاتے ہیں دائرہ اس کا شل چاہ کے ہے دریافت کرنا اس کا
 مانند پانی کے ہی اور تیر کا شل ماہ کے ہے کہ ہر رنگ کو پھر کر آخیرا کہ ہے اس کے دو خانے اور

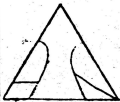
صورت پکڑنا ہے کبھی بند ہوتا ہے خطیامی سے دشتاں مثل زر کے۔ جھلطان
 وہم اس کو صید کرتا ہے اندھ کرہ جاب ہو کرہ جاب ایسا فرخ ہوتا ہے کہ کرہ مینا
 کو اپنے تخت میں لانا ہے جب اس تہ کو پہنچتا ہے تمام معنیات ظاہر ہوتی
 ہیں تمام موجودات بخود اپنے علم سے یا لیتا ہے کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام
 موجودات اس کے پہلوئے عظمت میں ہیں کبھی ہر ایک اپنی صورت میں ہو جاتا ہے
 ہے کبھی ہر ایک اپنی صورت پرشید ہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ فنا سے ضرر
 نہ بقا سے اثر کبھی دونوں صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے وہ موصوف بعفت



خود ہو جاتا ہے اور ذات مذکور اس شکل پر تصور کرے
 ایضاً جب اس سے گزرے فواد دل پر پہنچے کو لطیفہ
 ربانی نمونہ آگینہ حضرت سبحانی ظاہر باطن ہے جو ہر

معنی سے متلون ہے بصفات نیروانی آیت سن آیات اللہ حضرت ہمدانی ہے
 اس کے واسطے عالم غیب و شہادت ہمدانی و محبت متین ہے۔ برہان سلطانی
 جو کرہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے مثل دانہ رائی کے دکھائی دے سا لگو چاہیے
 کہ اس پر بھی سیر نہ آئے قدم رکھے سدا لوگ ان اسماء الہی سے کہ ہندی زبان
 میں مشغول ہوئے ہیں حصول باطنی کا معانیہ کرتے ہیں تعین و تجلی دونوں پاتے
 ہیں اس میں غوطہ کھا کر غواش و اربابیت ذات و صفات بالانصاف خود معلوم
 کر کے اپنے سے ایسے بن جو دہوتے ہیں کہ اپنی بے خودی سے گویا خود ہو جاتے ہیں
 اور ہم ہندی پر وہ غیب سے لاریب عیاں ہوتے ہیں بدین تلفظ ترین سرین
 بعض محققان کامل اس راہ میں اگر تحقیق کے طور پر خاص و عام سے بیان کرتے
 ہیں معنی برد و الفاظ کے یہ ہیں یا رحمن یا رحیم رحمان ذکر قطب الاقطاب کے اعلا
 عرش قطب ہی باطن سے فیض لیتا ہے اور باد و نار عرش فیض دہندہ ہیں وہ نار
 عرش کہ عبد الرحیم ہے وہ باذل عام ملکوت و ملکات ہر چیز کی استعداد پیدا کرنے
 والا باطنی فیض دیتا ہے ضیاء عالم و خاص اس سے ہے بعد ظہور موجودات کہ
 اسماء الہی بصورت کوئی ہو کر ساتھ اس لباس کے لباس ہو اسم کوئی ہر دو کس
 میں آفتاب جہان ہو کر کسی چیز کو پہناں نہیں رکھتے و سلطان کا دونوں سلطہ ہیں

دل دلیل ہے حال باطن کا پس جو کوئی دل کی معرفت پر پہنچتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔ یہ مقام سوائے انسان کے کسی کو سب سے نہیں جس نے یہ طریق پایا۔ اس نے دل کو پایا اس کی حالت اور کیفیت اور بزرگی پر مطلع ہوا وہ عارف ہوا شکل اس کی محرومی مثل کجاہ کے ہے اس میں دو سکھ ہیں ایک مقام روح و دوسرا مقام خون اور مثل گل موزنہ کے اس میں پردے ہیں جنگاہل ہند بکھر دی کہتے ہیں وہ چھ ہونے ہیں یعنی گل کنول۔ پس جو چھٹے پردہ دل پر پہنچا اس کی نظر میں شفاف رنگ آتا ہے اس حال میں بخود شنید و بوید ہوتا ہے خود شاہد حال ہو کر اس کا دہل ہو جاتا ہے جب اس سے گزرت و سطر وال ہوا آوے کہ سویدار معرفت کا عائد کرے کبھی بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اس سے گزرتا کہ گمان حق آتا ہے اپنے یقین کے ساتھ اس سے گزرتا کہ یقین رہتا ہے گمان جب اس سے آگے قدم رکھتا ہے ہوسیت آجاتی ہے اور خود ہوا ہوسیت جاتا ہے ازل الازل اسکا نشان ابد الابد اس کا بیان ہوتا ہے۔ جب اس سے منزل کرے کہ عرش کو آزادی خود پادے۔ جب اس سے منزل کرے کہ نسب انسان صورت عرش دکھائی دیتا ہے اسے پیش پس ہر روز رکھے کہ اس میں عالم دکھائی دیتا ہے اور علم بالذات عالم معلوم و علم بالکدیر قدم ہے جب سیر نظر کرے خود پنہاں ہو کر حق کو دیکھے عین عین ظاہر ہو کر طرف بھی چاہیے کہ غائب باطن کو باہر بلا جو دیکھے اسرار اس شغل کا عمل سے روشن ہو گا وہ شکل یہ ہے۔



ایضاً جب یہ مقام حاصل ہو جاوے قدیم سوز و سمانہ میں رکھے ساندہ بر معنی اسکا سن ہو کر اندہ صورت اسکا خیال ہو جب صورت دیتی باہر ایک ہو کر نہایت بر کی پکر برایت کو چھوڑ کر ابتدا و صورت ہمارا رکھے

وہ نسبتائے صورت اسکی مثل اپنے حال کے حوالہ پر جن کے رکھے بر سبب جہاں نیوی سے چوٹے۔ جوت ہے جوت ہے جوت ہے ہر کہ شنید از شنید ہر گوید از گوید ہر کہ دیر از وید کا سنون ہو جاتا ہے۔ ساک مہن متفرق ہوتا ہے۔ و شغل عشق ایسا دس بر سما جاتا ہے اور دونوں محبت ایسا اٹھتا ہے

کہ بخود ہو جاتا ہے ہر لمحہ نظارہ روئے انور معشوق حقیقی سے مست و سرشار۔
 رہتا ہے پر وہ دلی کا بالکل اٹھ جاتا ہے لچل لچمی دجھل جسمی ہو کر
 فرق درمیان سے اٹھ کر اپنی ویدیاپ ہی کرتا ہے اس جگہ اسرار الہی سے ایک قسم
 زبان بندی کہ فقرائے اہل بنو و مبنی مصدر الوجودات مانتے ہیں ساتھ جو ہر
 خاص کے جب یہ رنگ پکڑتا ہے جلد جہان رنگ میں جاتا ہے اگرچہ خود کرتا ہے
 بہر حال پھر تانہیں لکے شکستہ جاتا ہے پس حجاب زردی ظہور اسکا ہے خود
 تو غائب ہو جاتا ہے مگر اور کوئی میزاش سے غائب نہیں رہتی عجیب سر پہ اسرار
 الہی میں کدسکا عامل خود غائب ہو کر جلد موجودات پر آگاہ اور عین ذات میں
 مجاتا ہے وہ لفظ ہندی یہ ہیں الٹی یعنی خود یا خود معائنہ کیا اپنے کو عین
 اور عربی زبان میں اسکے معنی محیط ہیں کہ احاطہ ہر چیز کا اسکے تحت تصرف ہے
 جب ساکس مرتبہ پہ پہنچتا ہے خلائی اس کے دیکھنے سے دلہنہ اور خوش ہوتی
 ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمام خلائی اس کے کم عدم میں ہوتی ہے اور وہ سب
 پاک ہوتا ہے کبھی اثر بشریت سے گل جاتا ہے طریق اس تغل کہ اسطرح ہے کہ
 انتہائے سرا جندائے صدر و وسط عنق کو طغوم ہے وضع اس کی بید ہے کہ مثل
 طاقہ اس صورت پر کہ نہ سپید ہے نہ لعل مثل چہ جگہ کے بیٹھا ہو سب سے اٹھ
 دہوئے اپنے حال میں حیران جو کہ اس بک پہنچے اس کو پہنچا دے جو اس
 نہ پہنچے کہے کہ میں واقعہ حال نہیں ہوں اس رتبہ دلا اور اپنی جوہر اور کب
 کو پہناں رکھتا ہے گمراہان زمین کی کیفیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی جو
 ساک اس تغل کو کرتا ہے حرکت جلد بروج کی ٹھکان میں اتنی ہے بلکہ ساک کی
 یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ہر بن ٹو مثل باصرہ و سامع کے ہو جاتا ہے اور یہ خوش
 و خرم رہتا ہے دونوں جہان سے بے پردہ اوقات و ادرات عالم اس سے نہیں
 نہیں رہتے اور دیگر فواید اس کے بے شمار ہیں کہ جو ریاضت کرنے سے حاصل
 ہونگے جب شکل کی صورت بناتا ہے تجلی صورت پکڑتی ہے۔ اور ساک اس
 میں ایسا گم ہو جاتا ہے وہاں تک گمان ہی نہیں پہنچ سکتا۔ اسے مسجد
 روزگار اپنے کو اس میں ایسا مشغول کر کہ مطلب برآری ہو اور ساتھ اس شکل

ایک ایک سے آگے ایک ہر ایک جو کہ ہر ایک دیکھے۔ غیب و شہادت خود دکھائی دے
 کبھی چھٹی دیکھنی دے شبہ۔ غنوں کیفیت معانیہ ہو کبھی لباس چنی و چگونہ
 و شبہ و نمونہ میں آجائے نہ اوس سے اثر نہ اس سے شر ہو بودگی تا بودگی سے وہ
 حضرت منزو ہے جو کیفیت نہیں بیان کی گئی۔ اب شغل کا طریقہ معلوم کرنا چاہیے۔
 واضح ہو کہ جو گیوں کی اصطلاح میں رب روحی کو ہنس کہتے ہیں رب الارواح
 کو برہم ہنس بولتے ہیں۔ جو وقت نطفہ رحم مادر میں پڑتا ہے طلعت رب روحی انارباب
 ہنس نطفہ میں جو وصف پیدا کرنا ہے اس کو ہنس کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں
 رب روحی کہتے ہیں وہ نطفہ و منفی علقہ ہوتا ہے بعدہ طلعت ہنس ناف میں قرار
 پکڑتا ہے براہِ ناف شکم مادر میں خون حیض سے فیض پہنچتا ہے اس کی وجہ
 سے وہ اپنی تکمیل میں فانیض ہوتا ہے تمام علقہ باستعداد خود ہر جانب دہر جگہ
 سے ساتھ ہر عضو کے قابلیت پکڑتا ہے بعدہ وہ ہنس کہ رب روحی سے ہے
 ناف کو چھوڑ کر سر میں آتا ہے تو سر ہیا ہوتا ہے سر میں ہر وہ ام الدماغ کو ہیا کرنا
 ہے جو شل پردہ اندرونی با دام کے ہے اوس میں جوا یک کیفیت پیدا ہوتی
 ہے اس کو روح داعی و ضمیر و ہنس کہتے ہیں زبان عربی میں باجی بولتے ہیں
 حیوت جبکہ انسان کامل ہو جاتا ہے وہ ضمیر شل چراغ روشن کے تجلی دکھائی
 دیتا ہے ہر شیارہ ای او فطرت لازمی ہوتی ہے الا بوقت خواب کے پیچھے
 اس کے ایک تاریکی ہے اس میں طاقہ یعنی پردہ آجاتا ہے کہ روشنی کو مسدود
 کر دیتا ہے پھر وہ تاریکی آنکھ میں پہنچتی ہے اور آنکھ کو غافل کرتی ہے کچھ نہ دیکھ
 دل صنوبری میں پونچھ کر دل کو محمول کرتی ہے بعد اس کے وہ تاریکی دل بنیاد فری
 میں رجوع کر کے انکو بیہوش و بھیر کر کے دماغ سے سیر کرتی ہوئی تار اعضا و شریان
 کو غافل کرتی ہے سب عادت پڑاتی ہے اس کو خواب کہتے ہیں گر باجمل ہوتی
 ہے تو موت کہتے ہیں یعنی النوم نوح موت عبارت اس سے ہے۔ اس طاقہ میں
 طلعت رب روحی ہے ہمیشہ اپنی شکل میں روشن اور نمونہ سے کسی کی رو سنی
 تمام جسد میں۔ یہ اس سے تار جسد نفی روح ہوا۔ جب ایسی کیفیت کا حقہ جسد
 انسان میں حاصل ہو جاتی ہے تو در شعل اپنے مرکب کی طرف رجوع کرتی ہے۔ تن

میں قلیل ہو جاتی ہے۔ جس گھر میں چلغ نہیں رہتا، اس میں اندھیزا ہو جاتا ہے
 جب طلعت رب رومی نہیں رہتی تو بیکار و بے شغل ہو جاتا ہے جو کچھ کہ اسیت بہت
 و نہایت نہیں ظاہر کی گئی۔ طریق سیر و سلوک کا معنوم کر لیا جائے کہ پہلے فکر کو برقرار کر کسی
 جانب متفکر نہ ہو سوائے اس طاق کے اس میں سلطان و ہم ہے جگہ فزائے میں کہ
 مثل کوکب کے و خشنہ تحت خیال میں تصور کرے کہ ساتھ اس کے شرارہ نظر آوے
 آخر کو ایسے ہی اس جگہ دکھائی دیتے ہیں بعد چند روز کے وہ کوکب متفرق ہو کر کل
 ایک ہو کر چاند ہو جاتا ہے روشن تر بجلی ذاتی کے قریب تر جیسا کہ رسول علیہ السلام
 نے خبر دی ہے سَتَرُونَ لَكُمُ الْكُمَا تَرُونَ الْكَوْكَبَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ جب یہ تمام ہوا تب
 سالک کو حاصل ہو جاتے ہیں اس کے بعد بجلی انسانی حاصل ہوتی ہے چنانچہ
 حدیث نبوی ہے رَأَيْتُ رُوحِي فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ بَدَأَ
 أَمْرُ قِطْطَةٍ فَوَضَعَهَا يَدَيْهِ عَلَى كَتِفَيْهِ فَوَجَبَتْ
 بَعْدَ أَنْ أَمِيلَهُ فَعَلَتْ هَيْبًا عَلِيمًا لَا وَتَيْنَ وَالْآخِرِينَ
 جب یہ واقع اس کے حال پر واقع ہوا وقت جانے کہ پایہ ولایت پر پہنچا اور
 سرایہ توحید میں کریمین عاشق و معشوق جو شہید ہو کر پیار و معنی ہو کر ہر
 شے بالکل ہوش کر کے حال سے بے حال ہو کر دیدہ نامحسوس سبکرا کل و کل ہو جاتا
 ہے جو کوئی اس سالک کو دیکھتا ہے اسے خدا کی حاصل کرتا ہے اور جو اعتقاد
 و خلاص سے اسکی صورت دیکھتا ہے گویا بجلی خاص کو دیکھتا ہے۔ بیت
 اگر بجلی خاص خواہی صورت انسان ہیں ذات حق را آشکارا اندر ایں خداں ہیں
 اسکاصل جب سالک اس شغل کو شروع کرتا ہے اس کے حضور میں سفیدی آتی ہے
 وہ سفیدی مکرم آب منی کا رکنتی ہے جو دوسرے ناخن پاکہ طلعت ہو جاتی ہے
 تمام خون جگر آب منی کا چھوٹا ہے اسطلاح جوگ میں اسکو ببندہ کہتے ہیں یعنی
 مادہ محیط جسد ہے۔ جس کسی کا یہ فکر کامل ہو جائے اقسام بہم معنی و حیوانی و
 بادی و سکہ ضرر نہ کریگا اور جو کوئی اسکو باعتقاد دیکھے تندرست و نعل و دوزخ و
 کشت و کاست و اجابت و عاقلی اختیار میں آجائے نالہ نالہ شل بیتیں کے
 کے ہو جائے نفوذ بلند اگر سالک کسی ظالم بے رحم قتل ابن سہار کو گرفتار

کرنا چاہیے تو نام ظاہر سے اس کی مادر کے ہر شکل میں مقرر کرے ساعت قبل یا بعد
 میں تصور کرے اول میل اسکا بیابا ہوگا سات روز تک کرے کہ خوب یا سہی معنی
 ہو بعد اسکے اس کو خانہ خرابی و بربادی ہوگی اگر سرخی تصور کرے پیاری بھاری
 و خرابی و اس کے سلسلہ میں اندر ہی پیدا ہوگی اگر بندہ دی تصور کرے سستی
 و ضعیفی پیدا ہوگا و اس کے سلسلہ میں تنزل پیدا ہوگا یا بلارائے ترقی کا رواج
 و فائدہ خلائق یا خود بلون ماہتاب مع چگونگی حاجات اس شکل سے تصور کرے جب
 وہ مراد بشکل دروہ آفتاب اس کے کشف میں ظاہر ہو تو معلوم کرے کہ آثار حاجات میں
 اگر کوئی ناگزیر یا نبردہ وہ رد ہوتا ہے تو سالک تصور کرے اگر اس کے کشف میں کوئی
 چیز بصورت بدر نظر آوے تو سمجھ لے کہ اچھا ہو جائیگا سالک کو چاہئے کہ بناگاہ کوئی
 ترقی کے لیے بوقت طلوع آفتاب شروع کرے اگر چہ مجروح ہوگا پائنتہ آفتاب کے
 طرف دو پہر تک متوجہ رکھے اگر کچھ قہر کا خیال کرے تو بوقت زوال آفتاب شروع
 کرے صورت جانور اس شکل میں تصور کرے جب یہ جانور کا رنگ بچرے پھر تصور
 کرے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں لایا۔ اگرچہ صورت سورج تصور کرے تو سورج پاؤں
 انقض جس جانور کا تصور ہوگا اسی کی قوت پیدا ہوگی وہ شکل یہ ہے۔



الضیاء۔ جب کہ ساتویں درجہ سے گزرے تو قدم عالم قدیم
 میں رکھے مابیت وجود قدم کو پاؤں سے ہر ذات شخص کے
 لئے وہ ذات ہے کہ جماعت و نہایت نہیں کہتی ابد

ازل و صف اسکا ہے کون و مکان ہر منزل سے تصور کرے و گرنہ ہر منزل ساوکی
 و آزدگی ہو پس جب حق سبحانہ تعالیٰ طلعت جمال و کمال اپنی سے بھلی ہوا دیا
 کہ تو میری ذات کی گفتمند الفظ سائے وجود قدم صورت مشہود عدم سیکر
 اگر فکر ہو کر سراب و ابر صورت میں نمودار ہو کر لاکھ طیت مسقا لیت معنی جمال
 بصورت بھرائی پیدا ہوا در سر میں پوشیدہ ہو کر جو ہر نہیا میں ستور ہوا و دائرہ
 شغافہ و صورت اجمالی دائرہ میں اگر حسب استعداد اس میں سامنے ایک جانب
 اس کے دائرہ معنی دوسری جانب صورت پیکر ناما اس دائرہ ہتیا کا بلکہ ہما بر سر
 لا یخفی ان اس سے اشارہ ہے پس وہ دائرہ بیکر دائرہ با تمامی معنی ہتیا ہو

سر پر آرد و ہوا کو فلک اجماع بھی کہتے ہیں اور فلک ثابت بھی اس کا نام ہے
 کہ ہر چیز اس فلک میں ثابت ہوتی ہے خصایل ہر خاص و عام کے جس میں ہیں
 اس کو فلک کہتی بھی کہتے ہیں اس سے نیچے سات فلک ہیں اور چار کرہ طیارچ
 کہ وجود میں آئے ہیں باقی ان کے فروغ کا تقدر دلائل سے ہیں جیسے وہاں بجلی
 ہوتی ہے ہنسی کے موافق یہاں ہوتی ہے فلک ثابت اپنی حرکت میں ثابت ہیں
 ان سے ہر دقیقہ فیض لیکر عالم سفلی کو مضعیف کرتا ہے مگر حرکت اسکی کونیت عام سے
 ہٹے نہ بھڑا رہی سے شب و روز اس کو ایک دور ہے ساتھ حرکت عشی کے گھر
 دور نہ ہوتا تو مرکز قائم نہ بنا خطرہ فاصل ہر شے کا برابر نہ آتا نہ یہ محسوس ہوتا مگر
 کشف کے ساتھ دو فلک کرسی سے ۲۰ منازل میں جب ان ۲۸ منازل کو عرض
 پر تقسیم کرنے ہیں تو بارہ بروج پیدا ہوتے ہیں اور ہر برج کی طبیعت اور خصوصیت
 جدی جدی ہے جب وہ اپنا عکس منازل میں ڈالتے ہیں تو تاثیرات پیدا ہوتی
 ہیں پروردگار عالم نے فی الجملہ کار و بار دنیا کو ان کے متعلق کر دیا ہے ہر منزل میں
 ہزار تاثیرات ہیں عدم شہود پر قدم وجود سے کہ جد و ملاش میں ہے کیونکہ وہ ہر قدر
 فہم کی نہیں غایت انبی اللہ انال سے ساتھ ماہیت فلک الحیات کے پیونچے اس وقت
 اطلاع ہوا اور وجودات اسماء الہی بصورت اسماء کوئی وجود میں اگر معنی اسماء الہی قائم
 بذات ہیں جب معلوم تقاضا کرے تو علم حاصل ہوا اور معلوم کوئی ہو کر علم قائم بذات
 ہو اسماء الہی افغالی فعل میں آتے ہیں عالم موجود ہوتا ہے اور جب کشف کے ساتھ
 دیکھے کہ عالم و علم و معلوم ایک قبیلہ سے ہیں اور اسماء حق سبحانہ تعالیٰ کی ترکیب
 ۲۸ حروف سے ظاہر ہوئی اور ہر ایک اسم تبرک انہی حروف مذکورہ سے مرکب ہے
 مگر خوش کے نزدیک ایک کے معنی جد ہے جس چنانچہ مادہ تمام جہان و جہاں
 کا انہی ۲۸ حروف کے متعلق ہے اگر نہ ہوتے تو کون و مکان بھی نہ ہوتا بلکہ
 جبروت سے ماسوت تک ترکیب و فک کی سب خواہ کوئی خواہ الہی متزلزل کر کے صورت
 کوئی پکڑ دیں اور کوئی صورت اسماء الہی ہے اسماء الہی قائم بذات ہیں اور ہر قدر
 عالم نے اسماء افغالی کو موافق حسن ان کے کے تجلی اور خواص بخشے ہیں وجود ان کا
 نہیں ہے صرف آرائش ہے واللہ لا یستغنی عنہ فی اللہ من حب یتام کوئی دیکھ کر خود

ہو کر بحال خود واثق ہوا ہیں سالک کو چاہیے کہ سو مذکورہ پر بخوبی نظر کرے، انکو
 توہین نشین کر کے اُدھر ملاحظہ کرے کہ جو عالم کبیر میں ہے بے کم و کاست عام مغیرہ میں
 جس نے اس کی سیر کر کے آگہی پائی اس نے عالم کبیر کو دیکھا اول پروردگار عالم نے
 حقیقت انسان پر تجلی کی بعد اس میں نمودر لایا اگر اس میں مستور اور عالم کبیر میں ظاہر
 اسی واسطے پہلے ترکیب مقامات پر آگہی ہوئی چاہئے تاکہ حقیقت انسان کو بتائی
 پاسکے سَنَرُفَعُهَا يَآ تِيَانِي اَلَا فَاَقِ وَفِي النَفْسِ مَا تَلَبَّسُ بِهَا وَجُودُ كَمُحْجَبٍ عَنِ عَرْشِ
 بَهِمَتِ نُوْرٍ وَجُودِ مِيں آيا ہے اور آویگا نام فیض فلک ثابت سے ہے اور خاک ثوابت
 زیر عرش کے ہے سالک سے سب کو اپنے میں تصور کرے اور زیر چرم سے تاغیر سر کرسی
 فرض کرے اس واسطے کہ جو کچھ کر کسی میں نمائش اور تاثیر ہے تمام معنی سر انسان میں
 ہیں ایک ایک تجلی کرتے ہیں جب یہ تمام منازل فہم میں سالک آجاتے ہیں تو اسکو
 فطر میں دو عالم ایک معلوم ہونے میں جانتا چاہئے کہ راست پیشانی آفتاب جانب
 چپ ماہتاب اور صورت جملہ منازل کی ایک ایک کر کے تصور کرے اس طرح پرکھتا
 سر صورت منازل ظاہر ہوں اور ترکیب بروج اوں منزلوں کی فہم میں لاوے
 کہ تمام بروج و حروف حاصل ہوں اور کشف اسرار آہی بصورت کوئی اس کو روشن
 ہوگا اس حقیقت پر پہنچ گیا یقین جاسے کہ عالم اس کے فیضان سے معمور ہوا اور
 وہ شخص انسان کبیر ہوا اور مرتبہ اس کا انسانیت سے بڑھ جاتا ہے جلد عالم اسی کے
 تاثرات سے مشرب ہوتا ہے مالک کا اثر اس پر نہیں بڑھتا حقیقت اس کی حروف بندہ
 ہو جاتی ہے تصرف کے ساتھ ہر شخص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خواہ یہ ہو یا نہ ہو۔
 تصرف حقیقی تصرف کرتا ہے البتہ سکوریشن ہو جاتا ہے اور قبولیت اس کے
 متحدین تھے میں اس سے اختیار صادر ہوا ہے اختیار یہ مقام قرب فرائض ہے
 اِنَّ اللّٰهَ يَتْلُوْهُنَّ اٰیٰتِ الْفَقْرِ جو کچھ اہمیت عالم کی ہے اسکو معلوم ہوتا
 ہے اور تصرف بدلی ہوئی پاتا ہے۔ جب تک ساتوں مراتب مطوّرہ بالا کو طے
 کر کے ان پر فائز ہو جاتا ہے تو حال اسکا ایسا ہوتا ہے کہ وہ تمام منازل کو ایک جگہ
 تصور کرنے لگتا ہے بحکم الشدق لے کر یہ چاہتا ہے تو تمام منازل کو دیکھنا چاہے
 دیکھے اوئے واسبب ہے اگر نہ ہو کے جہاں چوں بچے اسکو استحکام کے فہم میں رکھے

آٹھواں باب

معرفت فساد جہاد و ظاہر ہونے علامات میں

جانتا ہے کہ معرفت اختلاف عناصر و غلبہ تفاوت مزاج اور جنگ و جدوجہد اور نشا بنات سے فساد ہر ایک مفصل معلوم کرے ورنہ جہل و نادانانہ مایہ محبت سے ہے جیسا کہ کہا ہے

پس جب محبت سے خودی میں آیا نور ہوا۔ جب نور کو کنترل ہوا نار ہوئی جب نار کو کنترل ہوا ہوا ہوئی۔ جب ہوا کو کنترل ہوا پانی ہوا۔ جب پانی کو کنترل ہوا تینوں شعلہ ہو کر حضرت خاک پیدا ہوئی اور ایک شکل دوسری دکھائی دی جب اس میں شرفی ہوئی حسن خاک پاک ہوا اور اس نے استعداد جمادی حاصل کی جب وہ حاصل ہوئی تو ہزارہ اعضا اور اس کے متعلق اشیاء کی نمود ہوئی شروع ہوئی یہاں تک صفت بنائی تھی جب اس سے آگے بڑھا حیوان نام پایا جب اپنے اوصاف سے تجاوز کیا منطق ناطق کے قریب ہوا خلیق اللہ آدم علی صورت پر معنی و صورت قبول کر کے وسعت وجود انسان - تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ ہوا۔

چنانچہ رابطہ عناصر ظاہر ہے اس میں ان کے اختلاف کو معلوم کرنا ضروریات سے ہے یعنی جب خاک میں یوست حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتی ہے تو ماد غلبہ کرتی ہے اور وہ آب کو جذب کرتی ہے کہ حیوانیت نہیں رہتی بقدر رابطہ رطوبت کے صفت بنائی ہوئی جب صفت بنائی ہوئی تو اس پر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی کس واسطے کہ بنانات پر بنانات کیا اثر کر سکتی ہے۔ حیوانیت پر بنانات فائدہ کر سکتی ہے اور بنانات جب ہی نہیں کر سکتی ہے کہ انکو پانی کا فیض پہنچے جب وہ اپنے کرہ سے تجاوز کرتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے کس واسطے اس کے باطن میں آتش ہے وہی سبکو بناہ کر دیتی ہے۔ صفت جمادی ہو جاتی ہے جب صفت جمادی ظاہر ہوئی ہر چہار جانب توجہ کے اثر فانی ہر ہوا عالم صغیر تاراج ہوا کس واسطے کہ جب اتحاد و اعتدال عناصر صریح قی آجاتا ہے وہ کیفیت کہ جو کبیر و اعجاز ارکان حاصل ہوتی ہے اس کو مزاج

کہتے ہیں وہ بگڑ جاتا ہے اس کے گردنے سے حجاب حاصل ہو کر قوت اور اک کم ہو کر چھپ جاتی ہے اگر بفضلِ ایزدی اعتدال قائم رہتا ہے تو عبادت بھی بخوبی ہو سکتی ہے تصور بھی بخوبی ہو سکتا ہے اعمال موثر ہوتے ہیں ورنہ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جوں جوں چراغ میں سے تیل کم ہوتا جاتا ہے روشنی اور اس کی کم ہو کر آخر کو بجھ جاتا ہے یا یہ وہ وہ فضول طور پر جتنی اوکسانے سے جتنی ختم ہو جاتی ہے چراغ گل ہو جاتا ہے اوکے ساتھ ہی کسی قدر تیل کم ہوتا جاتا ہے یعنی اب مٹی کو وقتاً فوقتاً فضول طور پر خرچ کرنا کہ جسکے ساتھ مروج بھی خارج ہوتی ہے موجب فنا کا ہوتا ہے پس لازم ہے کہ اپنی محافظت رکھے اور حق تعالیٰ کے حکم کا اُمیدوار رہے اس کی بحث اوپر بیان ہو چکی ہے اور سپردِ وقت ہو کر کیفیتِ حدوثِ عالمِ صغیر پر اور اس کی نشانیوں پر خوب ایک ایک کر کے مطلع ہو جب ایک اُن سے پیدا ہو ہو شیار رہے اسطرچہ کر جیسا اوپر بیان ہوا ہے تو عامل ہو جائے پس چاہئے کہ اول خضایلِ دسمیہ کو رفع و دفع کر کے بندگی پروردگارِ عالم میں بیشتر قدم رکھ کر مستحکم رہے کہ اسی میں نفع ہے۔

مطلعِ اول جو شخص اپنا حال خیر و شر سے دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ جب قبابِ ایک و نیزہ بند ہو جنگل میں جا کر ہوا رزمین پر کھڑا ہو کہ نہ طرفِ غرب کے کر کے اپنی نظر کو گشتِ پاسے سایہ پر بیجا کے دیاں سے بدتر بیج سایہ سر تک پہنچے اور اس سایہ کا تصور کرے سایہ بقصور اپنا برابر اپنے ہوا پر بیجا دے تاکہ بند ہی آسان تک نظر پہنچے گرائیں میں اصلاً اعضا کو حرکت نہو اور دونوں ہاتھ برقرار رہیں۔ دوسری جانب دیکھے بھی نہیں اپنے سایہ ہی نظر جمائے رہے بعد بھٹو ڈی دیر کے ایک سایہ نظر میں آئے گا کہ وہ سایہ ساکس ہی بعد بھٹو ڈی دیر کے اس سایہ میں ایک مرد سپید پوش بزرگ معلوم ہو گا معلوم کرے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے بغیر ختمِ عبادتِ الہی میں مشغول رہے گرائیں سایہ میں کوئی دست و پا دیکھے تو معلوم کرے کہ عمر عامل کی نہرہ روز کی ہے اگر بے کانوں کا دیکھے تین روز کی اور باقی ہے اگر ایک ہاتھ نہو تو ایک سال کی عمر اور ہے اگر دونوں پیر دکھائی دیں تو یہی بھی حکم ہے اگر ایک پر

معلوم ہو تو دو سال کی اور زندگی جانے اور انگلیوں کا قیاس ہی اسی طرح
 مطلع دوم یعنی آئینہ صاف لیکر اُس میں اپنا عکس کیجئے اگر ساٹھ یعنی اپنا عکس
 نہ معلوم ہو تو معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اُسی روز مر جائے باقی احکامات
 مثل مطلع اول کے ہیں مطلع سوم اگر بول و بجا بے ارادہ آویں تو معلوم
 کریں کہ موت نزدیک ہے پس اگر چاہے کہ یہ علامت دور ہو اُس کو کرے
 تو جانب شرق مُنہ کر کے مربع بیٹھے جیسے کہ باب ریاضت و چلہ میں بیان ہوا
 اور فکر کو ہر شکل اور موضع و رنگ و صورت پر کرے حسب طہرہ کہ ساتویں باب
 میں ذکر ہوا ہے یا شکل دکا کہ بیچے تاکہ موضع ہفتم کہ ماہ ہے سفید و روشن و پُرس
 بہر چشم دل دیکھے ساتھ فہم درست کے ناف سے اوپر کو کھینچے کہ ماہ تک پہنچ جائے
 جیسا کہ سکھنا وادبیم ہوں اسوقت خیال کرے کہ یہ آب حیات برساتی ہیں کہ
 آب سنی دقت صحبت کے دماغ سے ترشح ہوتی ہے خیال کرے کہ سکھتی واد
 برد و بہم در بیان مل گئے پانی اندر سے باہر پڑتا ہے بدن پر پکاتے ہیں اس
 خیال کو شب و روز پیوستہ و مستحکم رکھے کہ رنگ اس علامت کا نایل ہو جو صفت
 یہ علامت پیدا ہو عمل مذکورہ میں مشغول ہوں۔ ثب باب اس کا یہ ہے کہ اول تو
 خلوت اختیار کر کے جلعوارضات روحانی و جسمانی سے محترز ہو کر شغل جسم
 کی پہانک مشق بڑھاوے کہ دم دماغ میں جا کر مقبس ہو جایا کرے جو اُس کو
 پورا کرتا ہے اُس کے نوحہ اس کے اختیار میں ہو جایا کرتی ہے اہل ہند اسکو
 پرانیاں نام کہتے ہیں۔

ایضا دونوں انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے اگر حساس آواز نہ ہو تو
 علامت فساد ہے ایضا ایک ہاتھ کی انگشت شہادت ایک آنکھ پر زنگشت
 اوسی ہاتھ کا دوسری آنکھ پر رکھ کر دباے اگر زرخندگی پیدا نہ ہو تو علامت
 فساد ہے اگر بغیر کسی مرض کے وسط حجاب میں گھر نہ دکھائی دے معلوم کرے
 کہ اجل قریب ہے اور یکایک آنچہ کے آگے حجاب نہ دکھائی دینا ہی علامت بد ہے
 اگر یہ نشانیاں پیدا ہوں جان لے کہ اذاجا بلہم لایاخذ ساتھ فلا یستقدمون
 پہنچ گیا ہے کاروبار معاش سے دست کش ہو کر یا د حق میں مصروف ہو کر

خاتمہ بالخیر ہو موقوف ان نبوت کا دھبہ ان کر لے

ایضا غلاست مرض کا دریافت کرنا اسطور پر ہے کہ سرخسزناں پر رکھے اور سر پر بار کو پڑھ
یہی پر رکھے جبکہ دینی چوٹی ہوئی اتنی ہی ایک بے گریہ کام مرد تنبل کے واسطے نہیں
ہے اس کو چاہیے کہ وہ پیر کے نزدیک گشت کو نہ دے اگر دے سکے صحت بھی بہ اور
جیتے ہوئے اس سے وہ ہونگے اتنی ہی یا ہی صحت ہے اگر نہایت قبل ہو سیدنا
کھڑا ہو کہ ہر دو گشت برابر رکھے اور متصل نترناخن پر کرے اگر دکھائی دیں بے
علت ہے اگر نہ دکھائی دیں رخص ہے تنبل یعنی خیر آدمی۔

نواں باب

تخیرات کے بیان میں

جب ساکات یا صنت و عرفان علم ابدان و معرفت قلب و اجمال انسان و دہم و خیال
سے گزر جائے بعدہ دریافت کرنے عالم مثال میں آئے کہ صورت مثال باروح مثال
کواس کی تمیز کس نوع سے ہے اگر چاہے کہ صورت مثال سے روح مثال کو دیکھے
نواں کو ایسی گت چاہیے کہ وہ جسم مجسم ہو جائے اس وقت روح کا معانیہ ہو یہ ہوت
نکتہ ممکن ہے کہ جب تک بہ بشریت اور عقیدہ بپوش و حواس ہے پس چاہیے کہ
پہلے تزکیہ و تصفیہ تن و جان کرے کہ ادا حنا اجسادنا ادا حنا
اسکا حال ہو ساتھ دور رباضت و تغیل طعام و تصفیہ کوب و اندک کلام و کم خواب و
اعتراز حیوانات جلالی و جمالی اور اختیار کرنا چند بنا بات کا اکل میں اور اختیار کرنا خلوت
کا اور جائے بنے دوختہ پینا سر پر ہند رکھنا اگر باہر دے تو تین چار گز کپڑا اس سے باندھ
کر لے اور وقت قرات عمل کیس کو اپنے پاس داخل نہ دے دو سال برابر خلوت میں رہے
رات کو دعوت کی چون کہ بھدر قوت کرے کہ شروع ماہ سے شروع کرے اور دورانِ حوش
میں برابر روزہ رکھے فوت نہ کرے پہلے دن جو شروع کرے اول شب ہر دو غزلہ کو
دس مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک ہر روز دو نو غزلہ کو دس دس بار روزیہ یاد
کرنا جائے کہ وہ نوں غزلہ آٹھ سو مرتبہ ہوں جب سال بھر کرے گناہ سکونچے معلوم ہوگا
خلوت میں پانچ مردوش سیکے ظاہر ہونگے ان کی حرکت دکھائی دیگی مگر صورت معلوم

دوسرے کا کیا ہے وہ کہیے کہ تو نہیں دیکھتا۔ یہ انکار کرے تو پھر وہ مرد روحانی آواز
 بلند کرتا گا یا نبی مصطفیٰ کر دے شیوا در کہے گا کہ اسے عامل مقبول حضرت حق تبارک
 و تعالیٰ ہے جو اب دے جب وہ تیسری بار پوچھے کہ میں ارادہ علوی و غنی کو
 دیکھنا چاہتا ہوں قبول چاہوں حاضر ہوں اور حالات اہل قبور و اوقات عالم
 جھک دیکھائی دیں۔ یہ سنکر دونوں غائب ہو جاویں گے بعد ایک ساعت کے حاضر ہو کر
 سلام کہہ کر منبر پر کہیں گے کہ تمہارا دعا عالی ہے فعل میں نہیں سماتا مگر اللہ تعالیٰ
 رحیم و کریم ہے اپنے بندوں کو بہت دوست رکھتا ہے اس نے اپنے کرم سے تمہارا
 محسن قبول فرمایا اور تم کو ارادہ اہل دنیا و اولیاء کے روبرو لیجا دیں۔ یہ اوتھے اور
 عرض کرے کہ اگر پردہ بشریت میرے آگے سے اٹھ جائے تو بہت مناسب ہے بے پردہ
 دیکھوں یہ سنکر پوچھیں گے کچھ مخفی رکھتا ہے یہ کہے کہ تم کو معلوم ہے پھر اس سے
 پوچھیں گے کہ کیا مخفی ہے غالب کہے کہ یہ پرندہ مخفی ہے وہ اس کو دیکھ کر خوش ہو کر اس
 کو دیکھنے سے غائب ہونگے بعد ایک لمحہ کے حاضر ہو کر کہیں گے کہ استقبال کر کرنا
 حضرت رسالت پناہ و جمیع انبیاء و اولیاء شریف لاتی ہیں عامل دائرہ سے ایک قدم
 باہر رکھ کر سات بابا و از بلند اللہ اکبر کہے اسوقت حجاب بالکل اٹھ جائیگا نام ارادہ
 بہت اہم کر گیا جو پوچھنا ہو کل پوچھنے جو مشکل ہو اس کو حل کرے آخر حضرت رسالت
 پناہ و اپنا دست مبارک اس کے شانے پر رکھ کر فرماویں گے کہ کچھ نہ شائے باطنی تھا
 سب تو نے دیکھا اب کیا مقصد رکھتا ہے۔ یہ عرض کرے یا رسول اللہ عجیب میں
 چاہوں زیارت روحانیان سے مشرف ہوں حضرت دیکھیں گے کہ عقیقا عقیقا
 حاضر ہوئے رسول علیہ السلام ارشاد فرمادیں گے کہ جب یہ چاہے اسکی آنکھوں سے
 پردہ اٹھادیا کر داور روحانیوں سے ملا دیا کر دہ دو نو قبول کریں گے پھر یہ کہے
 کہ یا رسول اللہ کچھ نشانی ہو تو بہتر ہے پھر حضرت علیہ السلام فرمادیں گے کہ تم نے بھی
 کچھ مخفی دیا ہے اس پر سکوت کرے وہ موکل کہیں گے کہ اس لایا ہے یہ حضرت
 سوئوں سے فرمادیں گے کہ نشانی دوہو کل رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں نشانی دیکھ
 شل بیضہ کے اس کو رسول مقبول عامل کے ہاتھ میں دینگے یہ اس کو دو ہاتھوں
 میں چھپائے وہ غائب ہو جائیگا عامل نظر بظرف رسول علیہ السلام رکھے پھر حضرت

اسکو فرما دینے جب تو چاہے گا دونوں ہاتھوں کو ایک جگہ کر کے سات بار غلام پڑھے گا
وہ بیچنہ پیدا ہوگا اس کو دیکھو اس کا کھانا پڑھو پس اس کے پڑھنے ہی نام عالم ارواح
سوی و غلی حاضر ہونگے اگر بیش اہل قبور جادوے ایسا ہی کہیو جو شخص نام عمر میں ایک
بار اس عمل کو کرتا ہے پھر نایاست اس کو کافی دانی ہوتا ہے کرم پروردگار عالم سے
احوال اہل قبور نام معلوم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ بیان کیا گیا۔ اب نہ
شرایط معلوم کرنی چاہیے۔

طریق دعوت

جب دعوت شروع کرے تو پہلے شرائط بجالائے اس کے بعد دعوت دے۔ عروج
ماہ میں دو شنبہ، شنبہ چہار شنبہ کو پہلے روزہ رکھے پھر چھ شنبہ کو روزہ رکھ کر صبح
صادق کے وقت اوٹھے اور غسل پاک کرے اور اس دھو سے فجر کی نماز پڑھے مگر
کسی سے بات چیت نہ کرے اور خلوة خانہ میں آکر اپنے سولی و طائف میں شراق
تک مشغول رہے۔ پھر اوٹھ کر دو گانہ ادا کرے اور اس کا ثواب بروح پاک سرور
نولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کرام اور اپنے اقربا کو پہنچا دے پھر پچھ کر
سودنہ درود شریف پڑھے اور نام او نیکی ارواح کو فاتحہ کا ثواب پہنچائے۔
پھر اوٹھ کر دو گانہ پڑھ کر حضرت قتیب شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین
کبریٰ اور حضرت سلطان الموحیدین شیخ غفور حاجی معنور کی ارواح کو ثواب پہنچا کر
اس کے بعد فاتحہ دہانہ کر کے یہ دعایا غیاثی عند کل کربت و محیلتی
عند کل دعوت و معاذی عند کل شدۃ
دیاد حیا حین تنقطع حیلتی اکیس بار پڑھے۔
اس کے بعد بنیت نصاب چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھے اور اس درود کو خواہ
ایک روز میں خواہ کئی روز میں ختم کرے۔ پھر خلوة سے باہر کر شکر روٹی پر کھڑ کر
فقر کو تقسیم کرے اور ان سے دعا کر دے۔ پھر غسل کر کے خلوة میں جاے اور
دو گانہ کے طریق جیسا کہ پہلے ادا کر چکا ہے بجالائے۔ پھر بنیت زکوۃ و دعوت
شروع کرے یک شنبہ سے لیکر شنبہ تک شبانہ روز ایک ایک ہزار بار پڑھے پھر شنبہ
کو خلوت سے باہر آئے اور سب بخاند جمع کر کے اپنے ہاتھ سے فقر کو تقسیم کرے

غسل پاک
سے روزہ
پڑھے کہ
غسل
شبانہ
پڑھے

اُس کے پاس بیٹھا اور یہ اس پر دم کر دیا خدا چاہے اچھا ہو جائیگا اور جس نیت سے
 پڑھیکانہی نعلے انکی حاجت روا کرے گا۔ بس غنیمت کی ہنداں بارہ ہزار کفریب
 ہیں طوالت کے سبب قلم انداز کر دی گئیں دونوں غزمتوں کی شرط ہندا ایک
 ہی طریق پر ہیں اور سند دعوت وہی ہے جو ادب پر بیان کی گئی۔ دماغ بکیر ہے۔

سبحان الله الرحمن الرحيم يا حي يا حي حيا لا حي في ديمومة
 ملكه وبقاء دياحي يا قيوم يا الله يا رحمن يا رحيم
 يا مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين يا حي
 يا قيوم يا الله يا رب ادام هوام رهين نسرین بری
 ای برم هنس ادام انما مجبور انه ملكيه اقله ادا به امها
 به امها به واء نما اشمنا فجزوا منكا وشيكي و
 ادى ادى ادموا كلا ما ملوكا اشمين كنانه بهانه
 مهابه هبه در تکه سلکا که و بلکا که و اجل مرایا
 خرا یا مہنا یا شایا و نشینکی یا در یو یا در ی و نا
 هیا مینا یا یلگنا شمینہ کہ عہ ہمہ همعص متہ و تہ
 کتہ ثنتہ غلینہ ملطہ و طہیا یا مطایا وادی
 بودی کیدی کیننی فثبنکا نہ ہمکا یا مہر نکا شمین
 ملوی ہنا مضاد یوۃ اخبثۃ سکنۃ خیال اخبثۃ
 جزوا جزوا لکری ابرا یا میو ما کر با شمنکر
 فجزوا ما شمہیا و ازیشا شویہ جزوہ و منکا
 خرنکا غرنکا کنکا مہنا بہ دیو ادر یا فنکا
 مرنیا فشلینا مرنیا عمنلما در فشلیخہ و
 ما طلی تمانی جونی مرد و ثانبوت او تو مقدر
 دشا سرا سا ہبرنا ہمینہ شادی منادی
 فردا یا شاہ دیو ابریا طفیکرا حوا کفیشا
 قنطوشاء

یا شیطان سائن کے سر پر ہونے کا نام پناہ کا پھر اس کو پرستو یا عمل شیشہ میں انا سے اور
 بند کر دے اور اس روٹی سے کچھ کچھ تو شیشہ میں دیکھنی ہے بیان کر وہ بیان کرے
 پھر خود لگا کرش کو بند کر کے کسی جگہ دفن کر دے خواہ کے سب سے ہر دعا کی سنا دینے
 بیان کی گئی ہے بترکام تھوڑی ہی اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے خیر الکلام قیل و دل احسن
 ولعمرا کل نعم الموی ولعم النصیور۔ دعائے انت اور تم یہ ہے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَملٰئِکَتهُ یصلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا النَّبِیُّ
 اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا اَسْلِمًا غَرَمَتْ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِا
 روقائیل ویا جبرئیل ویا میکائیل ویا اسرافیل ویا عیسا ئیل ویا
 سر قبا ئیل ویا غزرائیل ویا مالک الا رواح ویا بکتا نوش ویا قیو ہوش
 ویا جمیع الملوک الحجان والشیاطین بحق بد شیش و نسیئہ لعیفوح
 فیفوجا بد یعوجا تشلیفا منهل فیفاشفیفا شفا اھلی صقور سمید عاء
 وغلبو وانه لکم لو تعلمون عظیم انه من سلیمان وانه لبسم الله الرحمن
 الرحیم ان لا تعلموا علی واتونی مسلمین اھیا اشرایا اذونی اصباوش
 ایا قرم اجلیو اداعی الله وامنوا به یغفر لکم من ذنوبکم وینحکم من
 عند ابائکم ومن لا یحب داعی الله فلیس بمعجوفی الارض ویس له
 من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال یا نجبا یا نقبا یا اخیار یا ابدال یا
 او تادیا عما دیا غوث یا قطب یا سہسار الجبروت ویا سرھنک اللہ
 عوت ویا غوث الملکوت ویا رئیس الغیب ویا رب الارض ویا روح
 القدس ویا روح الامرو ویا روح الامین ویا روح اللہ ویا عبد اللہ
 ویا انا العظیم وحبو اللہ ویا رجال اللہ ویا عباد اللہ ویا ملک
 الارواح ویا نقیب الاولیاء اجلیو اداعی الله واطیعونی بحی خاتم
 النبیین محمد رسول الله علیہ الصلوٰۃ والسلام سا ما ما سا
 سما سما مسرون واحضرونی یا اصحاب الا رواح باذن الله بحق
 یا ہویا من ہولا الہ الا ہوا ینما تکنونو ملئکة ربی ویا جمیع
 برطیئہ ویا جمیع العوالم العلویہ والسفلین یا ت بکم الله جمیعا

مسخرین فی خدمتی و فی طاعتی و فی قضائی حاجتی ان الله علی کل
 شیء قدير و کان الله یا حی یا قیوم یا علی یا عظیم یا الله یا رحمن یا
 رحیم یا انک یوم الدین یا ایاک نعبد و ایاک نستعین یا حی حین
 الاحی فی دیمومة ملکه و بقاءه یا حی اجب بالبضائیل یا الله و
 لام هزم و هین و نسرين بدین الی برم هلسا ادام اتواجر انیم
 لکلیه انهمکه اداده مهابه و ارینا اشمینکا فجر و منکا و شبنکی وادی
 و ادسرا ما هو کلا فاملوکا اشمین کنا نه بهانه فیه در نکه ملکاکه
 و یلکانه و اجل و امور اما همتا یا شایا و تسلیکی مبادریو ایا دسری
 و انا هیامینا یا بلکنا شمینه که همه همینه منه دنه کما شفته عینقه
 ملطه و طهیا یا مطایا وادی یودی کنی کبی فشکنا به بمطایا
 مر نکا شمینی ملوی هتا مهنادیو آه اخینه شکنه خیل جراجسر انکر
 الکرا ابربر یا مرا یا کرا یا شمینی فجر یا شمهیاد و ایشا شویه جریه و
 منکا حر نکا غر نکا منکا مهنا به دیو ادسریا سنکا مر تیا فشیدنا مر تیا
 فشیدنا مر تیا منکا له فشلیخه و ما طلی کافی کافی جونی مر و تا ثونا و ثونا
 مقلد اساسر هین یا هینه شادی منادی فرد یا شیا به دیو ادسریا
 طفلیکر احرافیشا فموطوشا یا حی یا قیوم یا رحمن یا رحیم یا ملک
 یا قدوس یا علی یا عظیم یا کبیر یا متعال یا کافی یا غنی یا قاهر یا
 ذرا ق بنجیر خمیشو تا شفا عطوسا یا شامطر شایا ساکر در بن دونا
 جهه قطر جعقیر انیش جهه بطس جملطی طلس الدیم و الدیم یا
 قدوس یا کبیر یا متکبر یا شیشغاریا قطر ایشل یا شیشغاریا ایشل
 یاردغایشل و بلکنا نوش و یا خدام هذه الا سماعی تا تعلمونه من هذا
 الا مر صغیر تم و اسر غم و اطعم و خدتم و بختتم و توکلتم لی مجلب جمیع
 المنافع و الرزق و الخیر و دمع جمیع جمیع المضار غنی و عن جمیع و عما
 یحظه سفی و نجی راه راه راه یا هه یا هه یا هه یا هه یا هه
 به به به لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه لوه

اذ العرش المجید یا مبدیٰ یا معید یا فعال لما یرید یا خنان یا منان
 یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا برهان یا بدیع السموات
 والارض یا ذوالجلال والاکرام یا لا اله الا انت اسئلک لیسر لانت
 الغرائم یا رب ان تحس قلبی نور معرفتک یا الله یا الله یا الله و ان
 تسخر لی جمیع العوالم من العلویہ والسفلیہ یا حی یا قیوم یا الله یا رب
 یا رحمن یا رحیم یا ملک یوم الدین یا ال منجید و یا ال مستعین یا مقبل
 القلوب الی بصران فی ذلک عبرة لا ولی الا بصار رب الی منی
 الضرو انت ارحم الراحمین یا سبحان یا رب یا الله یا الله یا رحمن یا رحیم
 یا حی یا قیوم یا واحد یا دائم یا صمد یا باریا کبیر یا رسی یا زکی یا کافی
 یا باقی یا خنان یا منان یا دیان یا خالق یا رحیم یا تام یا مبدیٰ یا علام
 یا حلیم یا معید یا عزیز یا قاهر یا قریب یا مذل یا نوری یا قدوس
 یا مبدیٰ یا جلیل یا محمود یا کریم یا عظیم یا عجیب یا قریب یا غیاثی عند
 کل کربت و معاذی عند کل شدت و محلی عند کل دعوة و یا رجا حی
 حین تقطع حبلتی یا غیاثی اللهم انی اسئل بحی سر هذا الدعاء
 بان انت الغرائم ان نصلى على محمد وعلى آل محمد نزلتنا ايماننا وانا ناعف
 من عقوبات الدنيا والاخرة فانك قلت واسئل الله من فضله
 انی اسئلک من فضلك واسئلک من عطیتک یا حی یا قیوم یا
 منان یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین
 اس دعا کے اتمام کے بعد اقامت القدر ایک سو اسی دفعہ پڑھے تاکہ دہشت و فزع
 اور ام امیر اسے سواہا بطبقت سواہا
 ایضا برابرے حصار ہر بیات کے دفع ہونے کے لئے چالیس بار پڑھے اور اپنے اہل
 پر و شک سے اس طرح چالیس روز تک کرے جہان کے سنگ کی آواز جائے گی کوئی بلاد وغیرہ
 دخل نہ کرے گی بفرمان اللہ تعالیٰ۔

الیضا برے ستیغ چارہ ہر ان روزہ چنبندہ اور دشبندہ اور شبندہ کو روزہ کچھ اور چھکوں غسل کر کے جاسپاک پہنے اور جگہ پاک مقرر کرے اور عطر لگا دے اور اپنے آگے ایک تودہ گل بنار

رکھے اور ابن ہمار عظام کو بلند و از سے پڑنے چودہ سات دن تک ہر روز چار چار ہزار بار پڑھے
پندرہویں روز عامل کے خلوت خانہ میں خوشبو غالب ہو، ورنہ حاضر ہوں اور عامل سے
عہد و پیمان کرے، اس کے بعد اس اُن کو چاندی کی گھڑی دے وہ اس کو پہن لیں بعد اُن
چاندی کے ایک بٹے کی گھڑی اس قفل کو دے عامل اس کو بیکر اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی
میں پہن لے۔ اور اُن کو خدمت کی اجازت دے وہ جاتے وقت اس سے کہیں گے کہ جب تم
اس کو ملاحظہ کرو گے اور سات دنہ ہر عاکو پڑھو گے ہم بیوقت حاضر ہونگے اور جو ہمار
لایق کام ہوگا اس کو انجام دیئے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جلیوش مرلوش ادنوش سلموش مرطوش مشیکو
اللساد سر فادر فوریون اخیون انا مرھا لہم سکا کھلا کی ہما ارحما ترخا
ادام بطمنہ یعت سواھا لبسم اللہ علا ثمان الرحمان ابثمان الرحیم حنیثا
سدا سماے جلالی جو اسماء عظام سے بقاعد اجد کالے گئی ہیں

دو اسم اسماء الرعین سے لیکر غریب مقرر کیئے گئے ہیں اول جلالی اسم یا گیا ہے جو تمام اسماء
جلالہ سے مناسبت رکھتا ہے۔ سب کی اسناد اس پیش مل ہے یہ خاصہ مقررین درویشوں کا
حضرت سلطان الموحیدین بنین مغرب میں تشریف لے گئے تھے وہاں انہوں نے اس عمل کیا تھا
چونکہ اس نسخہ میں اکثر دعوت ہائے غریب تھیں اُن کی مناسبت سے یہاں اس کو بھی درج کر دیا گیا۔
ہر دعوت کی تین تین ہزار اسنادیں ہیں انکی کیفیت مرشد سے معلوم کرے۔

الضیاء۔ اس اسم کو دسٹے ازایش رزق کے تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ کیس شب بار پڑھے
ایضاً۔ دشمن کی تباہی کے بیسے سات روز تک روزہ رکھ کر ہر افنی قبروں میں بھجکر ہر روز
ایک ہزار بار بار بار نامہ پڑھے۔ پھر خالی مکان میں بیٹھے۔ پڑھنے وقت دشمن کی صورت مسخ
تصور کرے۔ یہاں تک کہ سیاد ہو جائے۔ اکثر یہاں بتایا کہ ساتویں دن دشمن مرجانا ہے
اگر دشمن کو بیا کرنا چاہے تو یہاں تک اس کی تصور کرے ایک ہفتہ میں خدا چاہے تو ہمار
ہو جاوے گا مگر خیال رکھے کہ کسی گناہ کے لیے ایسا کرے ورنہ وہ تو ہلاک ہو ہی جاوے گا۔ خود ہی
ہلاک ہو جاوے گا اور اس اسم کی اسیر جنت ہو جاوے گی۔

ایضاً۔ اگر اس اسم کو کھلکا لے کر کسی کو مار کر اس کے منہ میں رکھ کر زمین میں دفن کر دیا اور

Stenodactylus argenteus (Cuvier)

...
...
...

[illegible]

—Cynthia Grayson, *Grayson's*

— *Journal of the American Medical Association*

وہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو ایک نئی زندگی دی ہے۔

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

...
...
...

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

وہی ہے جو ہمیں اپنے آپ کو دیکھنے دے گا۔

...
...
...

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

المجلة الدولية لدراسات حقوق الإنسان
العدد ١٠، ص ١٠٠-١١٠

در این صورت، اگرچه در این روش، به دلیل عدم دسترسی به داده‌های دقیق، نتایج به دست آمده، ممکن است با واقعیت‌ها تفاوت داشته باشد، اما به دلیل سادگی و سهولت استفاده، این روش، در بسیاری از موارد، مورد استفاده قرار می‌گیرد.

پس از آنکه در این کتاب به بررسی و تحلیل این موضوع پرداخته شد، به بررسی و تحلیل این موضوع پرداخته شد.

عظالم ویا اللہ الغالب نقابض الخافض المنتقم البصار المہیت والخرق
وعلمہ وعلمہ ونورہ وشہودہ ولبرالمحم عشقن والقلم وما
لیسطرون اذا ناد شیعثا ان یقول له کن فیکون

دسواں باب

ایجاد عالم کے بیان میں

کہ عدم سے وجود میں کیونکر آیا۔ اور بر وصف کی قابلیت کی استعداد کیونکر پیدا کی۔
جانتا چاہیے کہ جو گمان سدا کہتے ہیں کہ اہل سن لینے وہ جو نام علایق و عوائق سے
ہٹا ہے جس کو ترنگن اور لٹن کہتے ہیں اصول و فروع میں کسی چیز کو اس میں دخل
نہ تھا۔ کہ اس کا ہونا بیان کرے وہ اکہہ یعنی وہ بے نشان تھا۔ آپ ہی مذاکر تھا اور
صد استننا تھا۔ نہ ندا کی کوئی ابتدا تھی نہ صدا کی کوئی انتہا۔ کہ یکا یک نیز نگ عشق دکھائی
اور اپنے سن پر آپ ہی مبتلا ہو گیا۔ اپنے سن پر مبتلا ہونا تھا کہ ندا صدا کے لباس میں
آگئی۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ ندا کی ابتدا نہ تھی انتہا تھی۔ اور صدا کی ابتدا تھی انتہا نہ
تھی۔ جب ندا صدا اپنی تو اس میں ابتدا کی صفت بھی آگئی۔ اب نہ احب ابتدا انتہا
دونوں صفتوں سے موصوف ہوئی تو آغاز کا سلسلہ دراز ہوا۔

ہر عالم صد اے نذر اوست کہ شہید اس نہیں صد احوذ راز پھر غلبہ محبت سے عشق
کی صدا بلند ہوئی اور سلطنت سلاطین پر بران قائم ہوئی۔ قبا و کلاہ وجود جس کا
عدم وجود برابر ہے صدا کو عنایت کی صد انے اس علیہ سے سرفراز ہو کر اس لباس
میں ظہور کیا۔ صدا۔ ندا کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ صدا حقیقت میں محتاج ہے
اور ندا محتاج الیہ اس لئے کہ صدا پر تجلی ایک صورت ہے اور ندا اس کے معنی جیسے
لفظ معنی کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی صدا۔ ندا کی محتاج ہے۔ صدا بغیر ندا کے نہیں
ہوتی۔ ندا بغیر صدا کے ہو سکتی ہے۔ ندا کا وجود حقیقی ہے۔ مگر چونکہ بے چگونگی کے
بنا ہے بغیر اس کے کہ صدا کی لباس میں آئے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور صدا کا وجود
چگونگی سے ہے اور اس میں چوں و چرا کو دخل ہے۔ کیونکہ یہ صورت ہے اور فعل
ضالالت صورت سے وابستہ ہے۔ اس لئے۔ اَللّٰهُ تَرٰ اِنِّیْ دَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ اَبْطِلَ سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

در این کتاب، به شرح و تفصیل در مورد انواع مختلف سرطانها و روشهای تشخیص و درمان آنها پرداخته شده است. این کتاب برای پزشکان، دانشجویان پزشکی و عموم مردم که به دنبال آشنایی بیشتر با این بیماریها هستند، بسیار مفید خواهد بود.

[illegible]

تجلی کے لیے اس نے کئی ایک کام کیے۔ ایک کام یہ کہ وہ اپنے ہاؤس میں ایک کمرہ بنوا کر اسے اپنے کمرے سے الگ کر دیا۔

۱- حضرت علیؓ سے کہیں کہ میں نے تم سے کچھ سنا ہے۔

[illegible][illegible]

وہی جن سے ان کے لئے جہنم کی آگ لگا دی جائے گی اور ان کے لئے جہنم کی آگ لگا دی جائے گی

Figure 1

محترم فرسٹ کتب خانہ میں انٹرویو کی تاریخ پر

[illegible]

[illegible]